

مآک و مخفاری

قصہ سیرت و علم
علی النبی



امام علیہ السلام اہلسنت الشاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر: رضا اکیس ڈمی بمبئی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نام کتاب _____ ہاگ و مختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف _____ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا قادری
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر _____ رضا اکیڈمی ۲۶، کامبیکرا سٹریٹ ممبئی ۲

سن اشاعت _____ ۱۴۱۸ھ / ۲۰۱۹ء

طباعت _____ رضا آفٹ ممبئی ۲

۲۰۳

سلسلہ اشاعت

سن اشاعت ۱۴۱۸ھ

○

ترجمہ حضرت کے بڑا ہے

ابو محماد ۱۹۳۱ء کسی صفت پر مبنی عمل ہوئے لڑکے۔

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا

مالک مختاری

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

متاریعی نام

مُنِیَّةٌ لِّلذَّیِّبِ الشَّیْخِ اَبِی الْحَسَنِ
۱۱ ۱۲ ۱۳

تصنیف

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین و ملت

مولانا شاہ احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عظیم الشان مولانا شاہ احمد رضا قادری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضا اکیڈمی  میاں کابیرا سٹریٹ بمبئی ۲

RS. 15/- ۳۷-۲۲۹۶۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

اِتِّبَالِیہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

تقریباً دو سو سال قبل مولوی اسماعیل دہلوی کی تصنیف تقویت الایمان کی اشاعت کے بعد ملت اسلامیہ میں انتشار و افتراق پیدا ہوا جو بڑھتا ہی چلا جاتا ہے، گھٹتا نہیں —
— حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس جس کو محبوب و مطاع بنایا گیا تھا نہ ختم ہونے والے بحث و مباحثہ کا محور بن گئی — یہ ایک عظیم المیہ نہیں، یہ گھر کا رونا ہے —
جو دل و دماغ ناموسِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن تھا، وہاں گستاخیاں بسیر کرنے لگیں
نخس اُجڑنے لگے، باغ ویران ہونے لگے۔

— امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ ابر بہار بن کر آئے، آیات و
امادیت کے وہ چمن کھلاتے کہ دماغ شاعر ہو گئے اور دل روشن ہو گئے —
پیش نظر رسالہ، مولوی اسماعیل دہلوی کی بعض نہایت ہی دل آزار باتوں کا نہایت ہی دل آویز

جواب ہے۔ محدث بریلوی نے اس تحریر کو اس نام سے معنون کیا ہے :-

”مذیۃ اللیب ان التشریع بید الحیب“

(۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء)

یہ تحریر کیا ہے ایک مہکتا بارغ ہے جس کا ایک ایک پھول مشام جان دایمان کو معطر کر کے مست و بخود کئے دیتا ہے۔ اس رسالے میں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے بحثر آیات و احادیث سے یہ ثابت کیا ہے کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجبور و بے اختیار نہیں بلکہ اس کے کرم سے حاکم و مختار ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ محدث بریلوی نے سیرت پر کوئی کتاب نہیں لکھی۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ! محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کا تو محور فکر ہی سیرت ہے، انہوں نے سیرت کے اُن گوشوں پر قلم اٹھایا جن کو سیرت نگاروں نے چھوٹا ٹک نہیں۔ جن فضائل پر سیرت نگاروں نے ایک دو صفحے لکھے محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے کئی کئی تحقیقی مقالے لکھ ڈالے۔ جب محدث بریلوی سیرت رسول علیہ التحیۃ و التسلیم پر سوچتے ہیں تو اُن کی پروا و منکر و بدنی ہوتی ہے، جب وہ سیرت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر دیکھتے ہیں تو اُن کی روانی قلم دیدنی ہوتی ہے، پیش نظر رسالہ اس دعوے پر شاہد عادل ہے۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے عجیب و غریب بحث کا آغاز کیا۔ ”مجبور یا مختار؟“ اور معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!

اپنے حلقہ اثر میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو مجبور و بے اختیار ثابت کرنا چاہا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ دانا و بتینا عالم و فاضل تھے اگر ایسا تھا تو پھر یہ بات ضرور سمجھ میں آنی چاہیے تھی کہ جب ملک کا ایک امام و وزیر اور افسر اپنے اپنے دائرہ اختیار میں مختار ہوتا ہے بلکہ اختیار کے حوالے ہی سے اس کو وزیر و افسر جانا اور مانا جاتا ہے۔ اختیار نہ ہو تو وزیر، وزیر نہیں اور افسر، افسر نہیں۔ تو پھر احکم الحاکمین نے

جس کو اپنا نائب، خلیفہ، خاتم النبیین اور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بنا کر بھیجا وہ کیسے مجبور
 بے اختیار ہو سکتا ہے؟ ————— یہ بات تو عقل ہے جو عقل والوں کی سمجھ میں آجاتی ہے
 مگر جو نقل سے جاننا چاہتے ہیں اُن کے لئے آیات و احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ موجود ہے
 ————— افسوس صد افسوس بتِ اسلامیہ نے جس کو اپنا قائد و رہنما سمجھا اس نے خیانت
 کی اور سچی باتیں نہ بتائیں، حق کو چھپایا اور جس نے سچی باتیں بتائیں اور حق کو عالم آشکار کیا
 اس کو تیر ملاحت کا نشانہ بنایا گیا، اس پر تمہتوں کے انبار لگا دیئے گئے ————— یہ
 ہماری تاریخ کا عظیم المیہ ہے جس کی طرف حق پسند مورخین کو توجہ دینی چاہیے —————

وہ معلوم ہم کو کیا ہو گیا، ہم مدح کے حوالے سے بادشاہوں کے بارے میں لیتے تھے حساس
 نہیں جتنے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حساس ہیں ————— اُس ماحول میں
 جہاں قصیدہ گو شعرا بادشاہوں کی شان میں اور اپنے ممدوحین کی تعریف میں زمین و آسمان کے
 قلابے ہمارے تھے، توحید کے کسی پرستار نے ان کی زبان کو لگام نہ دی اور کسی نے
 کفر و شرک کا حکم نہ لگایا ————— ایک دنیوی بادشاہ کے لئے مُنت منت نکلنے والی ہرنا مقبول
 بات حق و صحیح بھی گئی بلکہ اس کو تاریخ و ادب کا حصہ بنا دیا گیا مگر جب بات محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت و مدح کی آئی تو سچی باتیں بھی کڑی معلوم ہونے لگیں —————
 اہل دانش اور اہل ادب کے لئے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے —————

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اپنے ممدوح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت و ثناء
 میں رطب اللسان ہیں، جو کچھ کہتے ہیں، وہی کہتے ہیں جو قرآن و حدیث میں موجود ہے
 ————— وہ عقل کے گھوڑے نہیں دوڑاتے، وہ قرآن و حدیث سے ہٹ کر کوئی بات
 نہیں کرتے، یہی ان کا خاص امتیاز ہے ————— بتِ اسلامیہ کو اُن سے دُور رکھنے کے
 لئے یہ بات مشہور کر دی گئی کہ وہ قرآن و حدیث سے واقف نہیں تھے مگر سچی بات دیر تک
 چھپی نہیں رہی، ظاہر ہو کر رہی ہے ————— علم تفسیر و علم حدیث میں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ

کا پایہ بہت بلند تھا، علمائے عرب نے ان کو مُفسر و مُحدث مانا ہے۔ چنانچہ شیخ حمدانی و مینی
 الجزازی نے محدث بریلوی کو "المفسر" "المحدث" لکھا ہے (الدولۃ المکیہ، ص ۸۸)
 اسی طرح شیخ یسین احمد الخیاری نے "امام المحدثین" لکھا ہے (الدولۃ المکیہ، ص ۴۰)
 محدث بریلوی کے درس و مطالعہ میں پچاس سے زیادہ کُتب حدیث رستی تھیں (اہلِ
 الحق الجلی، ص ۲۲ - ۲۵)۔ جامعہ ملیہ یونیورسٹی کے اُستاد ایس۔ ایم خالد الحامدی
 اپنے مقالہ، ڈاکٹریٹ میں علم حدیث میں پاک و ہند کے علمائے کی خدمات کا جائزہ لے رہے
 ہیں۔ اس میں انہوں نے ایک باب محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے لئے مختص کیا ہے۔ اور
 چالیس سے زیادہ علم و حدیث پر تصانیف کا ذکر کیا ہے۔ مولانا منظور احمد صاحب
 (امام مسجد رحمانیہ، کراچی) محدث بریلوی علیہ الرحمۃ پر علم حدیث کے حوالے سے کراچی یونیورسٹی
 سے ڈاکٹریٹ کرنے والے ہیں۔ محدث بریلوی علیہ الرحمۃ پر علم حدیث کے حوالے
 سے دو تین کام اور ہوتے ہیں۔ علامہ محمد ظفر الدین رضوی نے الجامع الرضوی کے
 عنوان سے چھ مجلدات پر مشتمل ایک عظیم مجلّے کا بیڑا اُٹھایا تھا جس میں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ
 اور دیگر علمائے کی تصانیف سے استفادہ کر کے ایسی اسنادیں شریفہ جمع کی جاتیں جن پر مذہب
 حنفی کی عمارت کھڑی ہے۔ اس منصوبے کی پہلی اور دوسری جلدیں تیار ہو گئی تھیں۔ دوسری
 جلد کتاب الطہارت اور کتاب الصلوٰۃ پر مشتمل ہے۔ ہندوستان اور پاکستان سے شائع ہو
 چکی ہے، پہلی جلد کا مخطوطہ جو کتاب العتائے متعلق ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد کی
 عنایت سے ملا ہے۔ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، رضا فاؤنڈیشن، لاہور کی طرف سے اس
 کی تدوین و تخریج اور طباعت و اشاعت کا اہتمام فرما رہے ہیں۔ ایک اور
 اہم کام جامعہ نوریہ رضویہ کے فاضل اُستاد علامہ حنیف رضوی نے انجام دیا ہے۔ موصوف
 رضا دارالاشاعت، بہیری (بریلی) بھی ہیں، آپ نے اہم مطبوعات شائع
 کی ہیں۔ اپنے ایک مکتوب محرم، ۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء میں انہوں نے تحریر فرمایا ہے کہ

مشکوٰۃ شریف کے طرز پر احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ جمع کیا ہے جو کلمتہ فتاویٰ رضویہ کی ضخیم مجلدات پر مبنی ہے۔ یہ مجموعہ فل اسکیپ سائز کے ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے، ابھی کام جاری ہے اور محدث بریلوی کی سینکڑوں دوسرے کتب و رسائل سے استفادہ کرنا ہے اُمید ہے کہ یہ کام دو ہزار صفحات تک پھیل جائے گا۔ فتاویٰ رضویہ کے مآخذ و مراجع میں صرف علم حدیث سے متعلق ۱۰۲ کتابوں کی فہرست تیار ہوئی ہے جو ۲۰۰ مجلدات تک پہنچتی ہے کیونکہ بعض کتب احادیث دس دس اور بیس بیس جلدوں پر مشتمل ہیں۔

یہ تمام تفصیلات محض اس لئے عرض کی گئیں تاکہ قارئین کرام کو اندازہ ہو جائے کہ علم حدیث میں محدث بریلوی کا پایہ کتنا بلند تھا جس کو مخالف و موافق سب نے تسلیم کیا ہے لیکن جن کے مزاج میں ضد و بہت دھرمی ہے انہوں نے نہ مانا کیونکہ وہ بعض وجوہ کی بناء پر معذور ہیں۔

احادیث شریفہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹھی بیٹھی باتیں ہیں، محدث بریلوی علیہ الرحمۃ عاشق رسول علیہ التحیۃ والتسلیم تھے، عاشق کو معشوق کی باتیں نہ معلوم ہوں گی تو کس کو ہوں گی؟۔ اور وہ ہم کو نہ بتاتے گا تو اور کون بتاتے گا؟۔ محدث بریلوی علیہ الرحمۃ

نے یہ رسالہ لکھ کر ملت اسلامیہ پر احسان فرمایا، آپ نے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح فرمادی کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کریم کے کرم سے مختار ہیں۔ جو چاہیں حکم فرمائیں، جس کو چاہیں عطا فرمائیں، جس کو چاہیں معاف فرمائیں۔

خوف نہ رکھ رضا ذرا تو ہے عبد مصطفیٰ

تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے!

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

کراچی، سندھ

۱۴۔ صفر المظفر ۱۴۱۹ھ

۱۵۔ جولائی ۱۹۹۵ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْمُلَكِينَ ○ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى
 خَاتَمِ النَّبِيِّينَ ○ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ○
 وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ○

احادیث تحریمِ عرمِ مدینہ طیبہ

بحکمِ حکمِ حضورِ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
 حدیث ۱۳۱۔ صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی۔
 اللَّهُمَّ إِنَّا ابْرَاهِيمَ حَرَّمْ
 مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ
 لَا بَتِّيْهَا۔
 مَعَاذَ أَحْمَدَ وَالطَّلْحَاءِ فِي شَرْجِ مَعَانِي الْأَشَارِعِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 حدیث ۱۳۱ نیز صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔
 إِنَّ ابْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا
 بِشَكَ ابْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نَبِيَّ

۱۔ سولہ حدیثیں کہ مدینہ طیبہ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کر دیا۔

۲۔ پانچ حدیثیں کہ مکہ معظمہ کو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حرم کر دیا۔

لَا هِلَهَا وَإِنِّي حَرَمْتُكَ الْمَدِينَةَ كَمَا
حَرَمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَإِلَى
دَعْوَتِكَ فِي صَاعِيهَا وَمَذَاهِبِهَا بِمِثْلٍ
مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ
مکہ معظمہ کو حرم بنا دیا اور اُس کے ساکنوں کے
لیے دعا فرمائی اور بیشک میں نے مدینہ طیبہ کو
حرم کر دیا جس طرح انہوں نے مکہ کو حرم کیا
اور میں نے اُس کے چوپیانوں میں اس سے
دو فی برکت کی دعا کی جو دعا انہوں نے اہل مکہ
کے لیے کی تھی۔

هُمَّ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔
حدیث ۱۳۲۔ نیز صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی اے نبی بیشک ابراہیم تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور تو نے
ان کی زبان پر مکہ معظمہ کو حرم کیا۔

اللَّهُمَّ وَأَنَا عَبْدُكَ وَنَبِيِّكَ
وَإِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔
الہی میں تیرا بندہ اور نبی ہوں میں مدینہ طیبہ
کی دونوں حدوں کے ساری زمین کو حرم بناتا ہوں۔
امام طحاوی نے اس کے قریب روایت کی اور زائد کیا۔

وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْضَدَ شَجَرُهَا
أَوْ يُخْبَطَ أَوْ يُؤْخَذَ حَلِيقُهَا
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع
فرمایا کہ اس کا پیڑ کاٹیں یا پتے جھاڑیں یا
اس کے پرندوں کو پکڑیں۔

حدیث ۱۳۳۔ صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ
الْمَدِينَةِ أَنْ يُقَطَعَ عَصَا هُهَا
بیشک میں حرم بناتا ہوں دو مشکلاخ مدینہ
کے درمیان کو کہ اس کی بھولیں نہ کاٹی جائیں۔

۱۔ عزاء لہما فی منتخب کنز العمال ولعن لمسلم الا فی السماء فان لفظه اللهم ان ابراهيم عليه السلام
عبدك و خليلك و اني عبدك و نبيك و انه دعاك لمكة و اني ادعوك للمدينة بمثل ما دعاك لمكة و مثله معه ۱۳۲ و ۱۳۳

وَيُقْتَلُ صَيْدُهَا
 هُوَ وَاحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

حدیث ۱۳۲۔ نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔
 إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ
 وَإِنِّي أَحَرَّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا
 بجیک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور
 میں مدینہ کے دونوں سنگلاخ کے درمیان
 کو حرم کرتا ہوں۔

هُوَ الطَّحَاوِيُّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔
 حدیث ۱۳۵۔ نیز صحیح مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَإِنِّي
 حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا
 بَيْنَ مَا زَمِيهَا أَنْ لَا يُهْرَاقَ
 فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ سِلَاحٌ
 لِقِتَالٍ وَلَا يُخْبَطُ فِيهَا
 شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ۔ ۴۳۲/۲
 الہی بجیک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرام کر کے
 حرم بنا دیا اور بجیک میں نے مدینہ کے
 دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اسے حرم
 بنا کر حرام کر دیا کہ اس میں کوئی خون نہ گرایا
 جائے نہ لڑائی کے لئے ہتھیار باندھیں
 نہ کسی کے پتے جھاڑیں مگر جانور کو چارہ
 دینے کے لئے۔

حدیث ۱۳۶۔ نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں
 اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ حَرَّمْتُ
 مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَمَا
 حَرَّمْتَ عَلَى لِسَانِ إِبْرَاهِيمَ
 الہی بجیک میں نے تمام مدینہ کو حرم
 کر دیا جس طرح تو نے زبان ابراہیم پر
 حرم محترم کو حرم بنا دیا۔

الْحَرَمِ ۖ هُوَ أَحْمَدُ وَالرُّوْيَانِيُّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

حدیث ۱۳۷۔ نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ بَيْتَ اللَّهِ وَأَمْنَهُ وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يَمُتُّعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا.

بچک ابراہیم نے بیت اللہ کو حرم بنا دیا اور امن والا کر دیا اور میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کیا کہ اُس کے خاردار درخت بھی نہ کاٹے جائیں اور اُس کے وحشی جانور شکار نہ کئے جائیں۔

هُوَ وَالطَّحَاوِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا.

حدیث ۱۳۸۔ صحیحین میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ وَجَعَلَ إِشْتِيْ عَشْرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمًى.

تمام مدینہ طیبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کر دیا اور اُس کے اُس پاس بارہ بارہ میل تک ہبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔

هُمَا وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي مُصَنَّفِهِ ابْنُ جَرِيرٍ كِى رَوَايَتِ

لے کذا فی منتخب کنز العمال ۱۲ من لے باللفظ الموقع عزاء لمسلم

خاتمة الحفاظ في الجامع والذي رأيت له بلفظ ان ابراهيم حرم مكة واني حرمت المدينة. الحديث مثله نعم اللفظ المذكور للامام ابى جعفر ۱۲ منه لے الثلاثة في المنتقى والرابع في

المنتخب ۱۲ منه ۲۰ مكره بغيره كرا ابراهيم عليه الصلاة والسلام نے امن والا کر دیا

یوں ہے فرمایا :-

حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَجَرَهَا أَنْ
يُعْصَدَ أَوْ يُخْبَطَ -
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے عربہ
طیبہ کے پڑ کاٹنا یا ان کے پتے
بھاڑنا حرام فرمادیا۔

رَوَاهُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ الْهَذَلِ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ -
حدیث ۱۳۹ - صحیح مسلم شریف میں ہے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا :-

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا
بَيْنَ لَابَتَى الْمَدِينَةِ -
بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے تمام مدینہ طیبہ کو حرم بنا دیا۔

هُوَ وَالطَّحَاوِيُّ فِي مَعَانِي الْأَشَارِ

حدیث ۱۴۰ - نیز صحیح مسلم و معانی الآثار میں عاصم احوال سے ہے۔

قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
قَالَ نَعَمْ الْحَدِيثُ زَادَ أَبُو
جَعْفَرٍ فِي رِوَايَةٍ لَا يُعْصَدُ
شَجَرُهَا وَلَمْ يُلِمَّ فِي أُخْرَى
نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ لَا يُخْبَطُ
خِلَافًا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ
یعنی میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
پوچھا کیا مدینہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے حرم بنایا۔ فرمایا ہاں۔ اس کا
پیرز کاٹا جائے اس کی گھاس نہ چھیلی
جائے جو ایسا کرے اس پر لعنت ہے
اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی۔
والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۔

حدیث ۱۲۱۔ سنن ابی داؤد میں ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ

عنه نے فرمایا :-

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ
هَذَا الْحَرَمَ ۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے اس حرم محترم کو حرم بنا دیا۔

حدیث ۱۲۲۔ شریح کہتے ہیں ہم مدینہ طیبہ میں کچھ جال لگا رہے تھے زید

بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جال پھینک دیئے اور فرمایا :-

أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَرَّمَ صَيْدَ هَا الْإِمَامِ أَبُو جَعْفَرٍ

تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کا شکار حرام کر دیا ہے

ابو بکر بن ابی شیبہ نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں

زواہت کی کہ :-

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ
لَا بَتَيْهَا ۔

بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ
کے دونوں سنگلاخ کے مابین کو حرم
کر دیا۔

حدیث ۱۲۳۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ
لَا بَتَيِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُعْضَدَ
شَجَرُهَا أَوْ يُخْبَطَ ۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے تمام مدینہ کو حرم بنا دیا ہے کہ
اُس کے پیر نہ کاٹیں نہ پتے بھاڑیں۔

حدیث ۱۴۴۔ ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف فرماتے ہیں میں نے ایک چڑیا پکڑی تھی اُسے لئے ہوئے باہر گیا۔ میرے والد ماجد حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شدت سے میرا کان مل کر چڑیا کو چھوڑ دیا اور فرمایا

حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَيْدَ مَا
بَيْنَ لَا بَتِّيْهَا

رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مینے
کا شکار حرام فرما دیا ہے۔

حدیث ۱۴۵۔ صعب بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْبَقِيعَ
وَقَالَ لَا جُفَى إِلَّا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے بقیع کو حرم بنا دیا اور فرمایا چراگاہ
کو کوئی اپنی حمایت میں نہیں لے سکتا سوا
اللہ و رسول کے بل جلالہ و صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

رَوَى الثَّلَاثَةُ الْإِمَامُ الطَّحَاوِيُّ^(۳) يَرْسُولُهُ حَيْثُ هِيَ - پہلی آٹھ
میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا اور
پہلی آٹھ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حرم کو
دینے سے مدینہ طیبہ حرم ہو گیا۔ حالانکہ یہ صفت خاص اللہ عز و جل کی ہے۔ پہلی آٹھ سے
پانچ میں اپنے پدر کریم سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء کی طرف بھی یہی
نسبت ارشاد ہوئی کہ مکہ معظمہ کی حرم محترم انہوں نے حرم کر دی انہوں نے امن دلی بنا
دی حالانکہ خود ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ تَعَالَى
وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ

بیشک مکہ معظمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم کیا ہے
کسی آدمی نے نہیں کیا۔

الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْهُ. یہ اسنادیں خاص ہمارے رسالہ کی تصود ہیں مگر یہاں جان دہشت پر ایک
آفت اور سخت و شدید تر ہے مدینہ طیبہ کے جنگل کا حرم ہونا نہ فقط انھیں سولہ بلکہ ان کے
سوا اور بہت احادیث کثروں میں وارد ہے۔ مثلاً

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ:

الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا
إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا
مَدِينہ یہاں سے یہاں تک حرم ہے
اُس کا پڑنا کاٹنا جائز ہے۔

هُمَا وَأَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ وَاللَّفْظُ لِلْجَامِعِ الصَّحِيحُ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ:

الْمَدِينَةُ حَرَمٌ الْحَدِيثُ
مَدِينہ حرم ہے۔

هُمَا وَالطَّحَاوِيُّ وَابْنُ جَرِيرٍ وَاللَّفْظُ لِلْمُسْلِمِ.

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ:

الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ

مَدِينہ عیر سے جبل ثور تک حرم ہے اس

کی گھاس نہ کاٹی جائے اور اُس کا شکار

نہ ہنر کا یا جائے۔

عَاثِرٍ إِلَى كَذَا وَلِلْمُسْلِمِ وَ

الطَّحَاوِيُّ مَا بَيْنَ عَاثِرٍ إِلَى ثَوْرٍ

الْحَدِيثُ زَادَ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

فِي رِوَايَةٍ لَا يُخْتَلَى خِلَاهَا

وَلَا يُفَرَّصُ صَيْدُهَا.

حدیث (۲۰) - صحیح مسلم ہمل بن عقیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست مبارک سے مینہ طیبہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا :-

إِنَّهَا حَرَمٌ أَمْدٌ
بیشک یہ امن والی حرم ہے۔

هُوَ وَأَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ وَأَبُو عَوَانَةَ

حدیث (۲۱) - امام احمد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لِكُلِّ نَبِيٍّ حَرَمٌ وَحَرَمِيَّ
ہر نبی کے لئے ایک حرم ہوتی ہے اور
الْمَدِينَةُ
میری حرم مدینہ ہے

حدیث (۲۲) - عبد الرزاق حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے :-

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَمٌ كُلُّ دَافَةٍ
گروہ مردم کو کہ حاضر مینہ طیبہ ہو اُس
أَقْبَلْتُ عَلَى الْمَدِينَةِ مِنْ
کے خار دار درختوں سے ممنوع فرما دیا۔
الْعِصَّةِ الْحَدِيثِ

حدیث (۲۳) - امام طحاوی بطریق مالک عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ کہ لڑکوں نے ایک روبہ کو گمیر کر ایک گرتے میں کر دیا تھا۔
ابراہیم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکوں کو دھوکہ کر دیا۔ امام مالک فرماتے ہیں اور
مجھے اپنے یقین سے یہی یاد ہے کہ فرمایا :-

أَفِي حَرَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْنَعُ
حرم میں ایسا کیا جاتا ہے۔

هَذَا

حدیث (۲۴) - مسند الفردوس عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-

يَبْعَثُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذِهِ
الْبَقِيعَةِ وَمِنْ هَذَا الْحَرَمِ
سَبْعِينَ أَلْفًا وَجُوهَهُمْ كَالْقَمَرِ
لَيْلَةَ الْبَدْرِ

اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس بقیع اور اس
حرم سے ستر ہزار شخص ایسے اٹھائے گا
کہ بے حساب جنت میں جائیں گے اور
ان میں ہر ایک ستر ہزار کی شفاعت کئے
گا ان کے چہرے چودھویں رات کے
چاند کی طرح ہوں گے۔

اور اگر وہ حدیثیں گئی جائیں جن میں مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کو حرمین فرمایا تو عددِ کثیر ہیں
بالجملہ حدیثیں اس باب میں حد تو اتنی ہیں کہ بالیقین ثنابہ کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے مدینہ طیبہ کے جنگل کا تاکید تمام و اہتمام تمام وہی ادب مقرر فرمایا جو مکہ معظمہ کے جنگل کا
بانیہمہ طائفہ تائفہ و ہابہ کا امام بد فرجام بجمال دریدہ دہنی صاف صاف لکھ گیا
گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ
تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیرو پیغمبر یا نبوت و پری کے
مکانوں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے سوائے پر شرک ثابت ہے۔

کیوں ہم نہ کہتے تھے کہ یہ ناپاک مذہب ملعون مشرب اسی لئے نکلا ہے کہ اللہ و
رُسل تک شرک کا حکم پہنچائے پھر اور کسی کی کیا گنتی۔ تھ ہزار بروئے بد دینی اب
دیکھنا ہے کہ اس امام بے لگام کے مقلد کہ بڑے موعظ بنے پھرتے ہیں اپنے امام کا ساتھ
دیتے ہیں يَا مُحَمَّدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے کی کچھ لاج کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے
بے شمار درو دیں محمد رُسل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے ادب ان غلاموں پر

۱۸۵۲ فائدہ ہر کوئی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تاکید تمام جس بات کا حکم فرمائیں امام الطائفہ صراحت ہے
یہ تو شرک ہے اب دیکھیں وہابی کس کا کمر پڑھتے ہیں۔

متنبیہ ^{رحمۃ اللہ علیہ} یہ مسلمانوں صرف یہی نہ سمجھنا کہ اس گمراہ امام الطائفہ کے نزدیک حرم محترم حضور پر نور ملک الامم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب ہی شرک ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اُس کے مذہب میں جو شخص حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سرایا طہارت کے لئے مدینہ طیبہ کو چلے اگرچہ چار پانچ ہی کوس کے فاصلے سے (کہ کہیں ہابیت کے شد الرحال کا ماتھا نہ ٹھکے) اُس پر راستے میں بے اوبیاں بے ہودگیاں کرتے چلنا فرض عین و جزو ایمان ہے یہاں تک کہ اگر اپنے مالک و آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و جلال کے خیال سے باادب مہذب بن کر چلے گا اس کے نزدیک مشرک ہو جائے گا اسی کتاب ضلالت مآب کے اسی مقام میں رستے میں نامستول باتیں کرنے سے بچنا بھی انہیں اُمور میں گنا دیا جنہیں خدا پر افتراء کر کے کہتا ہے۔

یہ سب کام اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں جو کوئی کسی پیرو پیغمبر کے لئے کرے اُس پر شرک ثابت ہے سُبْحَانَ اللَّهِ نامستول باتیں کرنا بھی جزو ایمان نجدیہ ہے بلکہ سچ پوچھو تو ان کا تمام ایمان اسی قدر وہ تو خیر یہ ہو گئی کہ مجتہد الطائفہ کو یہ عبارت لکھتے وقت آریہ کریمہ فَلَا رَفْثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ پوری یاد نہ آئی ورنہ راہِ مدینہ میں فسق و فجور کرتے چلنا بھی فرض کہہ دیتا وہ بھی ایسا کہ جو وہاں فسق سے باز آئے مشرک ہو جاتے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

لطیفہ ^{رحمۃ اللہ علیہ} حضرت نجدیہ خُدارا انصاف ! کیا افعال عبادت سے بچنا انبیاء و اولیاء ہی کے معاملہ سے خاص ہے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ شرک کے کلم

۱۸۵۵ ذرا ملاحظہ ہو مدینہ طیبہ کے راستہ میں نامستول باتیں کرنا دہابیر کا جزو ایمان ہے جو نہ کہ اُن کے نزدیک مشرک ہو جاتے۔

۱۸۵۶ عجب عجب کہ ہر راستے میں ایمان جوتی بیزار ہو نا دہابیر کا جزو ایمان ہے نہ کہ تو سب مشرک ہو جائیں

جائز نہیں ہیں جو شرک ہے ہر غیر خدا کے ساتھ شرک ہے تو آپ حضرات جب اپنے کسی نذیر بشیر یا پیر فقیر یا مرید رشید یا دوست عزیز کے یہاں جایا کیجئے تو راستے میں رٹتے جھگڑتے ایک دوسرے کا سر پھوڑتے ماتھا رگڑتے چلا کیجئے ورنہ دیکھو کھلم کھلا مشرک ہو جاؤ گے ہرگز مغفرت کی بونہ پاؤ گے کہ تم نے غیر حج کی راہ میں ان باتوں سے بچ کر وہ کام کیا جو اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتایا تھا اور اس جوتی پزار میں یہ نفع کیا ہے کہ ایک کام میں تین مزے بدل ہونا تو خود ظاہر اور جب بلا وجہ ہے تو فسوق بھی حاضر اور رفت کے معنی ہر نامحصول بات کے ٹھہرے تو وہ بھی حاصل ایک ہی بات میں ایمان نجدیت کے تینوں رکن کامل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ اعظم الحمد للہ عامۃ برق بار رضا خرمن سوز ہی نجدیت میں سب سے زلال رنگ رکھتا ہے والحمد للہ رب العالمین ۔

تذیل و تکمیل اقوال وباللہ التوفیق احکام الہیہ دو قسم ہے نکویر مثل اجیار و امانت و قضائے حاجت و دفع مصیبت و عطائے دولت و رزق و نعمت و فتح و شکست و غیرہ عالم کے بند و بست دوسرے تشریعیہ کہ کسی فعل کو فرض یا عرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کر دینا مسلمانوں کے سچے دین میں ان دونوں حکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیر خدا کی طرف بروج ذاتی احکام تشریعی کی اسناد بھی شرک ۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَمْرٌ لَّهُمْ
شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِّنَ
الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنَ بِهِ اللَّهُ

کیا اُن کے لئے خدا کی اُلوہیت میں کچھ
شریک ہیں جنہوں نے اُن کے واسطے دین
میں وہ راہیں نکال دی ہیں جن کا خدا نے
حکم نہ دیا۔

اور بروج عطائی امور محکومین کی اسناد بھی شرک نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ

وَالْعُدَّةِ بِرَأْسِ الْأَمْرِ
قسم اُن مقبول بندوں کی جو کاروبارِ عالم
کی تدبیر کرتے ہیں۔

مقدمہ رسالہ میں شاہ عبدالعزیز صاحب کی شہادت سُن چکے کہ حضرت امیر و ذریعہ
ظاہرہ اور اتمام اُمت بر مثالِ پیران و مُرشدان میرے سقند و اُمور کو غیہ را بایشان وابستہ
میدانند۔ مگر کچھ وہابی ان دو قسموں میں فرق کرتے ہیں اگر کہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات فرض کی یا فلاں کام حرام کر دیا تو شرک کا سودا نہیں اُچھلتا اور
اگر کہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت دی یا غنی کر دیا تو شرک سوجھتا ہے یہ
اُن کا نرا تحکم ہی نہیں خود اپنے مذہب تا مذہب میں کچا پن ہے۔ جب ذاتی و عطائی
کا تفرق اُٹھا دیا پھر احکام احکام میں فرق کیا سب یکساں شرک ہونا لازم آخر اُن کا امام
مطلق و عام کہہ گیا کہ

کسی کام میں نہ بالفعل اُن کو دخل ہے اور نہ اُس کی طاقت رکھتا ہے نیز کہا کسی کام
کو روایا ناروا کر دینا اللہ ہی کی شان ہے صاف تر کہا کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اُسی کے
حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی اُنہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے
ٹھہراتی ہیں تو جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کہے تو اُس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے اور
آگے اُس کا قول سوا اللہ کے حکم پہنچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کا خبر دینا ہے
اس میں وہ رسول کو حاکم نہیں مانتا صرف مخبر و پیام رساں مانتا ہے اور اس سے
پہلے حصر کے ساتھ تصریح کر چکا ہے کہ

پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ بُرے کام پر دُرادیلے اور بھلے کام پر خوشخبری سُنا
دیے نیز کہا کہ انبیاء و اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا سوان میں بڑائی
یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور بُرے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو

بکھلاتے ہیں صرف بتانے جانے پہچانے پہچانے پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حکم اُن کے ہیں
فرائض کو اُنہوں نے فرض کیا محرمات کو اُنہوں نے حرام کر دیا آخر میں جو احکام معلوم ہوئے
اپنے بزرگوں سے آئے اُنہیں اُن کے اگلوں نے بتائے ہیں یہ ہیں طبقہ بہ طبقہ متبع کو
تابعین، تابعین کو صحابہ، صحابہ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ تو کیا کوئی کہے گا کہ
نماز میرے باپ نے فرض کی ہے یا زنا کو میرے اُستاد نے حرام کر دیا۔ نبی کی نسبت اگر
یوں کہیے گا تو وہی ذاتی اور عطائی کا فرق مان کر اور وہ کسی کی راہ ماننے اور اُس کا حکم
سند جاننے کو اُن افعال سے گن چکا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لئے خاص کئے ہیں اور
اُنہیں غیر کے لئے کرنے کا نام اشراک فی العبادۃ رکھا اور اس قسم میں بھی مثل دیگر اقسام
تصریح کی۔

پھر خواہ یوں سمجھے کہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ اُن کی اس طرح
کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہے

تو ذاتی و عطائی کا تفرقہ دین نجدیت میں قیامت کا تفرقہ ڈال دے گا وہ صاف کہہ
چکا نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے اُس نے تو یہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اُس کو سوائے امت
مازہب رسول کو ماننے ہی کی نہ ٹھہری تو رسول کا حاکم ماننا اور فرائض و محرمات کو رسول
کے فرض و حرام کر دینے سے جاننا کیونکر شرک نہ ہو گا غرض وہ اپنی دُھن کا پکڑ ہے و لہذا
مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس قدر تاکید شدید سے مدینہ طیبہ کے
گرد و پیش کے جھگڑے کا ادب فرض کیا اور اُس میں شکار و غیرہ منع فرما دیا مگر یہ جو ارشاد ہوا
کہ مدینے کو میں حرم کرتا ہوں اس چوٹی کے موصے نے کہ جا بجا کہتا ہے خُدا کے سوا کسی کو نہ
مانو صاف صاف حکم شرک جڑ دیا اور اللہ واحد قہار کے غضب کا کچھ خیال نہ کیا۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا
أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ۔

عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کو روٹ
پٹا کھاتے ہیں۔

تو مناسب ہوا کہ بعض احادیث وہ بھی ذکر کی جائیں جن میں احکام تشریعیہ کی اسناد بھی ہے اور اب اس قسم کی خاص دو آیتوں کا ذکر بھی محمود اگرچہ آیات گزشتہ سے بھی دو آیتوں میں یہ مطلب موجود اور ان کے ذکر سے جب عدد آیات انصاف عقود سے متجاوز ہوگا تو تکمیل عقد کے لئے تین آیتوں کا اور بھی اضافہ ہو کہ پچاس کا عدد پورا ہو جس طرح احادیث میں بعونہ تعالیٰ پانچ خمیسین یعنی دھائی سو کا عدد کامل ہوگا ورنہ استیعاب آیات میں منظور نہ احادیث میں مقصور۔ وَاللّٰهُ الْهَادِيْ اِلٰی مَنَاصِرِ الشُّوْبِ۔ ہم پہلے دین کی تین باتیں کہیں کر پھر احکام تشریعیہ کا بیان آیات و احادیث سے سلسلہ رہے وباللہ التوفیق

آیت ۲۶۔ اِنْ كُلُّ
نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ
کوئی جان نہیں جس پر ایک نگہبان متعین نہ
ہو یعنی ملکہ ہر شخص کے حافظ و نگہبان

۱۔ مثلاً یہی احکام تشریعیہ کی آیات بجزت ہیں جن سے دوسری یہاں مذکور ہیں اس مضمون میں کہ خلائق کو موت کے فرشتے دیتے ہیں صرف دو آیتیں اور پرگزری قرآن عظیم میں آیتیں اس مضمون کی اور ہیں ہم ان پانچ کو یہاں ذکر کر دیں کہ اول پانچ آیتیں کتب سابقہ سے مذکور ہوئی ہیں ان کے سبب پچاس پوری صرف قرآن عظیم سے ہوائیں آیت ۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفَّيْنَاهُمُ الْمَلَائِكَةُ۔ بیک وہ لوگ جنہیں موت دی فرشتوں نے۔

آیت ۲۔ جَاۤءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ۔ ہمارے رسول ان کے پاس آئے انہیں موت دینے کے۔ آیت ۳۔ وَلَوْ تَرَىٰ اِذْ يَتَوَفَّي الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الْمَلَائِكَةُ لَاسْتَمَوْا يَخْجَوْنَ كَافِرُوْنَ كُوْمَتٍ دِيْتِهِمْ فَرَسَتْ۔ آیت ۴۔ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْءَ عَلٰی الْكٰفِرِيْنَ الَّذِيْنَ تَتَوَفَّيْهُمْ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِيْۤ اَنْفُسِهِمْ۔ بیک آپکے دل بڑائی اور نصیبت کافروں پر ہے جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پرستم ڈھائے ہوئے ہیں۔ آیت ۵۔ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ تَتَوَفَّيْهُمْ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِيْنَ۔ ایسا ہی بدلہ دیا ہے اللہ پرہیزگاروں کو جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں پاکیزہ حالت میں

رہتے ہیں۔

یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اتاری تاکہ تم
اے نبی لوگوں کو اندھیروں سے نکال لو روشنی
کی طرف اُن کے رب کی پروا اُنکی سے غالب
سراہے گئے کی راہ کی طرف۔

آیت ۴۷: الرِّكْبَةُ
أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ
مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ
رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطٍ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ
آیت ۴۸: وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا
مُوسَى بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ
مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ۔

اور بے شک بالیقین ہم نے موسیٰ کو اپنی
نشانوں کے ساتھ بھیجا کہ اے موسیٰ تو نکال
اے اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف۔

اقول اندھیریاں کفر و ضلالت ہیں اور روشنی ایمان و ہدایات جسے غالب سراہے گئے
کی راہ فرمایا اور ایمان و کفر میں واسطہ نہیں ایک سے نکالنا قطعاً دوسرے میں داخل کرنا ہے
تو آیات کریمہ صاف ارشاد فرما رہی ہیں کہ بنی اسرائیل کو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفر سے
نکالا اور ایمان کی روشنی دے دی اس اُمت کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر سے چھڑاتے
ایمان عطا فرماتے ہیں اگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا یہ کام نہ ہوتا انہیں اس کی طاقت نہ ہوتی
تو رب عزوجل کا انہیں یہ حکم فرمانا کہ کفر سے نکال لو معاذ اللہ تکلیف بالائے طاق تھا۔ الحمد للہ
قرآن عظیم نے کیسی تکذیب فرمائی امام وہابیہ کے اس حصر کی کہ

پیغمبر خدا نے بیان کر دیا کہ مجھ کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی میری قدرت کا
حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے نفع نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کا تو کیا کر سکوں
غرضیکہ کچھ قدرت مجھ میں نہیں فقط پیغمبری کا مجھ کو دعویٰ ہے اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ بُرے
کام پر ڈرادیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سُنادیوے۔ دل میں یقین ڈال دینا میرا کام نہیں انبیاء

میں اس بات کی کچھ گجراتی نہیں کہ اللہ نے عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو کہ مرادیں پوری کر دیوں یا فتح و شکست دے دیوں یا غنی کر دیوں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیوں۔ ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار اہر مخلصا مسلمان اس گمراہ کے ان الفاظ کو دیکھو اور ان آیتوں حدیثوں سے کہ اب تک گزریں ملاؤ دیکھو یہ کس قدر شدت سے خدا و رسول کو جھٹلا رہا ہے خیر اُسے اُس کی عاقبت کے کمال کیجئے شکر اُس اکرم الاکرمین کا بجالائیے جس نے ہمیں ایسے کریم اکرم دائم اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایمان دلویا ان کے کرم سے اُمید واثق ہے کہ بعونہ تعالیٰ محفوظ رہے

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

ہاں یہ ضرور ہے کہ عطائے ذاتی خاصہ خدا ہے۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ آپ بیشک جسے چاہیں ہدایت نہیں دیتے۔
وغیرہ میں اسی کا تذکرہ ہے یہ کچھ ایمان کے ساتھ خاص نہیں پیسہ کوڑی بھی بے عطائے
خدا کوئی بھی اپنی ذات سے نہیں دے سکتا ہے۔

”نا خدا نہ دہ سلیمان کے دہر؟“

بہی فرق ہے جسے گم کر کے تم ہر جگہ بکے۔

أَفْتُمُونَنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ تو کیا بعض کتاب کو مانتے ہو اور بعض کا
وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ انکار کرتے ہو۔

میں داخل ہوئے۔ نَسْأَلُ اللَّهَ الْعَافِيَةَ وَتَمَامَ الْعَافِيَةِ وَدَوَامَ الْعَافِيَةِ وَالْحَمْدُ

لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط

اُلو ان سے جو ایمان نہیں لائے اللہ کو

آیت ۴۹ قَالُوا الَّذِينَ

پھلوں پر اور حرام نہیں مانتے اُس چیز کو

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ

تعالیٰ علیہ وسلم کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پر رب العزت جل جلالہ نے بعینہ وہی الفاظ ارشاد فرماتے جو کسی فرض الہ کے ترک پر فرماتے جاتے اور رسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا۔ یعنی جو بات رسول تمہیں فرمائیں وہ اگر ہمارا فرض نہ تھی تو اب اُن کے فرمانے سے فرض قطعی ہو گئی۔ مسلمانوں کو اس کے نہ ماننے کا اصلاً اختیار نہ رہا جو نہ ملنے کا صریح گمراہ ہو جائے گا۔ دیکھو رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہو جاتا ہے اگرچہ فی نفعہ خدا کا فرض نہ تھا ایک مباح و جائز امر تھا ولہذا ائمہ دین خدا و رسول کے فرض میں فرق فرماتے ہیں کہ خدا کا کیا ہوا فرض اُس سے اقویٰ ہے جسے رسول نے فرض کیا ہے اور ائمہ دین محققین تصریح فرماتے ہیں کہ احکام شریعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کر دیں جو چاہیں ناجائز فرمادیں۔ جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مشغول کر دیں۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبریٰ باب الرضو میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:-

كَانَ الْإِمَامُ أَبُو حَنِيفَةَ	یعنی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ أَكْثَرِ	اکابر ائمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عز و جل
الْأَيْشَةِ أَدْبًا مَعَ اللَّهِ تَعَالَى	کے ساتھ بہ نسبت اور ائمہ کے زائد ہے
وَلِذَلِكَ لَمْ يَجْعَلِ الْيَتَةَ فَرْضًا	اسی واسطے اُنہوں نے وضو میں نیت کو
وَسَعَى الْوِشْرَ وَاجِبًا لِكُونِهِمَا	فرض نہ کیا اور وتر کا نام واجب رکھا کہ یہ
ثَبَتًا بِالسُّنَّةِ لَا بِالْكِتَابِ فَقَصَدَ	دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ قرآن عظیم سے

۱۲ و ۱۹ احکام شریعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جس بات میں جو چاہیں اپنی طرف سے حکم فرمادیں وہی شریعت ہے۔

۱۳ و ۱۹ خدا کا فرض رسول کے فرض کئے ہوئے سے اقویٰ ہے

بِذَلِكَ تَبَيَّنَ مَا فَرَضَهُ اللَّهُ
تَعَالَى وَتَبَيَّنَ مَا أَوْجَبَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنَّ مَا فَرَضَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَشَدُّ
وَمَا فَرَضَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَاتِ
نَفْسِهِ حِينَ خَيَّرَهُ اللَّهُ تَعَالَى
أَنْ يُؤْجِبَ مَا شَاءَ أَوْ لَا يُؤْجِبَ

تو امام نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ
اللہ تعالیٰ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے فرض میں فرق و تیز کر دیں
اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اُس سے زیادہ
مہم ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کر دیا
جب کہ اللہ عز و جل نے حضور (علیہ الصلوٰۃ
والسلام) کو اختیار دے دیا تھا کہ جس بات
کو چاہیں واجب کر دیں جسے نہ چاہیں کریں

اُسی میں بارگاہ وحی و تفرع احکام کی تصویر دکھا کر فرمایا :-

كَانَ الْحَقُّ تَعَالَى جَعَلَ لَهُ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُشْرَعَ مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ مَا شَاءَ
حَكَمَا فِي حَدِيثٍ تَحْرِيمِ شَجَرِ
مَكَّةَ فَإِنَّ عَمَّهُ الْعَبَّاسَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمَّا قَالَ لَهُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرُ فَقَالَ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا الْإِذْخِرَ وَلَوْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
لَمْ يَجْعَلْ لَهُ أَنْ يُشْرَعَ مِنْ
قَبْلِ نَفْسِهِ لَمْ يَتَجَرَّعْ صَلَّى

یعنی حضرت عزت جل جلالہ نے نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب دیا تھا کہ
شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے
مقرر فرمادیں جس طرح حرم مکہ کی نہاتات کو
حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور
نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے نجات
فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم گیاہ اذخر کو اس حکم سے
نکال دیجئے فرمایا اچھا نکال دی اُس کا
کاٹنا جائز کر دیا اگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَشِي
شَيْئًا مَعَ حَرَمِهِ اللَّهُ تَعَالَى

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ رُتَبہ نہ دیا ہوتا
کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مُقرر
فرمائیں تو ہرگز حضور ایسا نہ فرماتے کہ جو چیز
خُدا نے حرام کی اُس میں سے کچھ مستثنیٰ فرماویں۔

اقول یہ مضمون متعدد اُمّادِیث صحیحہ میں ہے

حدیث ۱۰۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیحین میں

یعنی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی
یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مگر اذخر کہ
وہ ہمارے سناووں اور قبروں کے کام آتی
ہے فرمایا مگر اذخر۔

فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ إِلَّا الْأَذْخَرَ لَصَاغِتَنَا وَ
قُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْأَذْخَرَ

حدیث ۱۱۔ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز صحیحین میں :-

ایک مرد قریشی نے عرض کی مگر اذخر
یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کہ ہم
اُسے اپنے گھروں اور قبروں میں سرف کرتے
ہیں یہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
مگر اذخر مگر اذخر۔

قَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا
الْأَذْخَرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ
فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا
الْأَذْخَرَ إِلَّا الْأَذْخَرَ

حدیث ۱۲۔ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سنن ابن ماجہ میں :-

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی مگر
اذخر کہ وہ گھروں اور قبروں کے لئے ہے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ إِلَّا الْأَذْخَرَ فَإِنَّهُ لِلْبُيُوتِ
وَالْقُبُورِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ
 نِيزِ مِيزَانِ مَبَارَكٍ فِي شَرِيعَتِ كِي كِي قِسْمِيں كِيں اِيك دہ جی پڑھی وارو ہوتی۔
 الثَّانِي مَا أَبَاحَ الْحَقُّ تَعَالَى
 لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنْ يَسُنَّ عَلَى رَأْيِهِ هُوَ
 كَتَحْرِيمِ لُبْسِ الْحَرِيرِ عَلَى
 الرِّجَالِ وَقَوْلِهِ فِي حَدِيثِ عَزِيمٍ
 مَكَّةَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَلَوْلَا أَنَّ
 اللَّهَ تَعَالَى كَانَ يُحَرِّمُ جَمِيعَ
 نَبَاتِ الْحَرَمِ لَمَرِئَتُنِ صَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِذْخِرَ وَ
 نَحْنُ حَدِيثِ لَوْلَا أَنَّ أَشُقَّ عَلَى
 أُمَّتِي لِأَخْرَجْتُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ
 اللَّيْلِ وَنَحْنُ حَدِيثِ لَوْ قُلْتُ
 نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا فِي
 جَوَابِ مَنْ قَالَ لَهُ فِي فَرِيضَةِ
 الْحَجِّ لِكُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَقَدْ
 كَانَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُخَفِّفُ عَلَى أُمَّتِهِ وَيَنْهَاهُمْ
 عَنْ كَثَرَةِ السُّؤَالِ وَيَقُولُ

مگر اذخیر۔

یعنی شریعت کی دوسری قسم وہ ہے جو
 مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب
 عزوجل نے ماذون فرمادیا کہ خود اپنی رائے
 جو راہ چاہیں قائم فرمائیں۔ مردوں پر ریشم
 کا پہننا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی
 طوع پر حرام فرمادیا اور اسی طرح حرمتِ مکہ
 سے گیارہ اذخر کو استثنا فرمادیا اگر اللہ عزوجل
 نے مکہ معظمہ کی ہر جڑی بوٹی کو حرام نہ کیا ہوتا
 تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اذخر کے مستثنیٰ
 فرمانے کی کیا حاجت ہوتی اور اسی قبیل
 سے ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد
 کہ اگر اُمت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں
 عشاء کو تہائی رات تک بٹا دیتا اور اسی باب
 سے ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 نے فرضِ حج بیان فرمایا کسی نے عرض کی
 یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا حج ہر
 سال فرض ہے فرمایا نہ۔ ابد اگر میں ہاں کہہ
 دوں تو ہر سال فرض ہو جائے اور پھر تم سے
 نہ ہو سکے گا اور یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ

أَتْرَكُونِي مَا تَرَكَكُمْ أَه
باختصار

تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اُمت پر تخفیف و آسانی
فرماتے اور مسائل زیادہ پُر پھنے سے منع کرتے
اور فرماتے مجھے چھوڑے رہو جب تک میں
تمہیں چھوڑوں۔

اقول یہ مضمون بھی کہ میں نمازِ عشاء کو مؤخر فرمادیتا متعدد احادیث صحیحہ میں ہے۔
حدیث ۴۲۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مجھ کو کبیر طبرانی میں کہ سید عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَ
سُقْمُ السَّقِيمِ لَأَخَّرْتُ صَلَاةَ
الْعَتَمَةِ۔
اگر ضعیف کے ضعف مریض کے مرض
کا پاس نہ ہوتا تو میں نمازِ عشاء کو پیچھے ہٹا
دیتا۔

حدیث ۴۳۔ آئندہ ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما احمد و ترمذی ابی داؤد و ابن

ماجرہ وغیرہ میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسُقْمُ
السَّقِيمِ وَحَاجَةُ ذِي الْحَاجَةِ
لَأَخَّرْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ إِلَى
شَطْرِ اللَّيْلِ۔
اگر کمزور کی ناتوانی بیمار کے مرض کا ہی کے
کام کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدمی رات
تک مؤخر فرمادیتا۔

وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ بِلَفْظٍ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَخَّرْتُ
صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

حدیث ۴۴۔ آئندہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابن ماجہ و محمد بن نصر کی روایت

میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا:-

لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَخَّرْتُ
اگر اپنی اُمت کو مشقت میں ڈالنے کا

العشاء إلى ثلث الليل أو نصف
الليل .
لحافظہ ہوتا تو میں عشاء کو تہائی یا آدھی رات
تک بٹا دیتا ۔

وَأَخْرَجَهُ ابْنُ جَرِيرٍ فَقَالَ
إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

اور ان کے سوا اور احادیث صحیحہ عنقریب اسی معنی میں آتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ نیزہ
مضمون کہ میں ہاں فرما دوں تو حج ہر سال فرض ہو جائے متعدد احادیث صحیحہ میں ہے ۔
حدیث ۵ :- ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنْدَ أَحْمَدَ وَمُسْلِمٍ وَالتَّحَاثُفِ
حدیث ۶ :- امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا :-

لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ
ہر سال فرض نہیں اور میں ہاں کہہ دوں
تو فرض ہو جائے ۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ .

حدیث ۷ :- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے :-

لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ شَرٌّ
إِذَا لَا تَسْمَعُونَ وَلَا تُطِيعُونَ
میں ہاں فرما دوں تو فرض ہو جائے پھر
تم نہ سنو نہ بجا لاؤ ۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالتَّحَاثُفِ

حدیث ۸ :- انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے :-

لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلَوْ
وَجِبَتْ لَمْ تَقُومُوا بِهَا وَلَوْ لَمْ
اگر میں ہاں فرما دوں تو واجب ہو جائے
اور اگر واجب ہو جائے تم بجا نہ لاؤ اور

اگر بھانہ لاؤ تو عذاب کے جاؤ۔

تَقُومُوا بِهَا الْعَذَابُ تَنْتَمِرُ۔

رواہ ابن مسعودؓ اور مضمون اخیر کہ مجھے چھوڑے رہو یہ بھی صحیح مسلم و سنن

نسائی میں اسی حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہے کہ فرمایا :-

لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلَمَّا
اَسْتَطَعْتُ۔ اگر میں فرماتا ہاں تو ہر سال واجب ہو جاتا
اور بے شک تم نہ کر سکتے۔

پھر فرمایا :-

مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں
چھوڑوں کہ اگلی امتیں اسی کثرت سوال
اور اپنے انبیاء کے خلاف مراد چلنے سے
ہلاک ہوئیں تو جب میں تمہیں کسی بات کا
حکم فرماؤں تو جتنی جلدی ہو سکے بجالاؤ اور
جب کسی بات سے منع فرماؤں تو اسے چھوڑ دو۔

ذُرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنْ مَّا
هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ
سُؤَالِهِمْ وَاحْتِلَافِهِمْ عَلَيَّ
اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ
فَاَتُوا مِنْهُ مَا اَسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا
نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعَوْهُ

وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُضَرَّدًا یعنی جس بات میں میں تم پر وجوب یا حرمت
کا حکم نہ کروں اُسے کھود کھود کر نہ چھو کہ پھر واجب یا حرام کا حکم فرما دوں تو تم پر تنگی
ہو جائے۔

یہاں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس بات کا نہ حکم
دیا نہ منع فرمایا وہ مباح و بلا عرج ہے۔ وہابی اسی اصل اصیل سے جا مل ہو کر مگر لپچھتے
میں کہ نہ رسول نے اس کا کہاں حکم دیا ہے؟ اُن انفقوں کو اتنا ہی جواب کافی ہے کہ
نہ رسول نے کہاں نہ کیا ہے؟ جب نہ حکم دیا نہ منع کیا تو جواز رہا تم جو ایسے کاموں کو
منع کرتے ہو اللہ و رسول پر افتراء است بیک خود شارع بنتے ہو کہ شارع صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے تو منہ کیا نہیں اور تم منع کر رہے ہو مجلس میلاد مبارک و قیام و فائزہ

سوم وغیرہ مسائل بدعت و ہابیر سب اسی اصل سے طے ہو جاتے ہیں۔
 اعلیٰ حضرت حجۃ الخلف بقیۃ السلف خاتمۃ المحققین سیدنا الرالد قدس سرہ الماجد نے
 کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبالغہ الفساد میں
 اس کا بیان اعلیٰ درجہ کا روشن فرمایا ہے فَنُورَ اللّٰهُ مَنَزِلَهُ وَأَكْرَمَ
 عِنْدَهُ نَزْلَهُ امین۔

امام احمد قسطلانی مزاہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں :
 مِنْ خَصَائِصِهِ صَلَّى اللّٰهُ
 سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص
 تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَخُصُّ
 کریم سے ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ۔
 شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے
 جس حکم سے چاہتے مستثنیٰ فرما دیتے۔
 علامہ زرقانی نے شرح میں بڑھایا (مِنْ الْاَحْكَامِ) وَغَيْرِهَا کچھ احکام ہی
 کی خصوصیت نہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جس چیز سے چاہیں جسے چاہیں خاص فرما دیں
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام جلیل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصائص کبریٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا
 بَابُ اخْتِصَاصِهِ صَلَّى اللّٰهُ
 باب اس بیان کا کہ خاص نبی ہی صلی
 تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَخُصُّ
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے
 مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرما دیں
 امام قسطلانی علیہ الرحمۃ نے اس کی نظیر میں پانچ واقعے تحریر کئے اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ
 نے دس۔ پانچ وہ اور پانچ اور فقیر نے ان زیادات سے تین واقعے ترک کر دیئے
 اور پندرہ اور بڑھائے اور اُن کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں اور مجملہ بایں
 واقعے ہوئے وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اُن کی تفصیل اور ہر واقعے پر حدیث سے دلیل سنئے۔

حدیث صحیحین میں ہر دو میں عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اُن کے
 ماموں ابو بردہ بن نبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تھی جب معلوم ہوا یہ
 کافی نہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم، وہ میں کر چکا اب میرے پاس پہنچا
 مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے فرمایا :-

إِجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَنْ تَجْزِيَ
 اُس کی جگہ اُسے کر دو اور ہرگز اتنی عمر کی
 بکری تمہارے بعد دوسرے کی قربانی میں
 کافی نہ ہوگی۔

ارشاد الناری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے

خُصُوصِيَّةٌ لَهُ لَا تَكُونُ
 یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ
 ایک خصوصیت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
 بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں اس لئے
 کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ
 جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں

نیز حدیث : صحیحین میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور سید عالم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لئے جانور عطا فرمائے
 ان کے جتنے شیش بکری آئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حال عرض کیا فرمایا :- ضَحَّ
 بِهَا تَمَّ اِسى کی قربانی کر دو سنن بیہقی میں بسند صحیح آنا اور زائد ہے وَلَا رُخْصَةَ
 فِيْهَا لِاَحَدٍ بَعْدَكَ تمہارے بعد اور کسی کے لئے اس میں رخصت نہیں۔

(پچھلے صفحہ کے سوال جوابات) ۱۵ و ۱۶ ایک اسی اصل سے مجلس میلاد و قیام و فاتحہ رسوم وغیرہ تمام مسائل بدعت

وہاں بیڑے ہو جاتے ہیں۔ واقعہ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے شیش بکری کی

قربانی جائز فرمادی۔ واقعہ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی اجازت کی۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ہیں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں احکام مفوض
بود بوسے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بر قول صحیح۔

حدیث ۱۱۔ صحیح مسلم میں اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جب بیعت نہاں
کی آیت اُتری اور اُس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی کہ لَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ
اور مُرُوءٍ پر بیان کر کے ردنا چھینا بھی گناہ تھا میں نے عرض کی :-

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا آلَ فُلَانٍ
فَلَا تَهْمُكَ كَانُوا أَعْدُوْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَلَا يَدُلُّنِي مَنْ أَنْ أَسْعِدَهُمْ
یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم
فلاں گھر والوں کو استثنا فرما دیجئے کہ اُنہوں
نے زمانہ جاہلیت میں میرا ساتھ ہو کر میرے ایک
میت پر فوج کیا تھا تو مجھے اُن کی میت پر
نورسے میں اُن کا ساتھ دینا ضرور ہے۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا آلَ فُلَانٍ
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
اچھا وہ متلشی کر دیئے۔

اور سنن نسائی میں ہے ارشاد فرمایا اِذْهَبِي فَاَسْعِدِيْهَا جَا اُن کا ساتھ دے
آ۔ یہ گئیں اور وہاں فوج کر کے پھر واپس آ کر بیعت کی۔

ترمذی کی روایت میں ہے فَاَذِنَ لَهَا سَيِّدُ عَالَمٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَى عَنْ
کی اجازت دے دی۔

مسند احمد میں ہے فرمایا اِذْهَبِي فَاَسْعِدِيْهُنَّ جَاوَانُ کا بدلہ اُتار آؤ۔

امام نووی اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص شخص
اُمّ عطیہ کو دے دی تھی خاص آل فلاں کے بارے میں وَلِلشَّارِعِ أَنْ يَخُصَّ مِنْ
الْعُمُومِ مَا شَاءَ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوِ اجتناب سے کہ عام سے جو چاہیں خاص

سے واقعہ اُمّ عطیہ کو ایک جگہ نوید کرنے کی اجازت تھی یہ ہے

فرمادیں یہی مضمون۔

حدیث ۱۲۔ ابن مَرْدُودِیہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے غولہ بنت

حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ہے :-

أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ

أَبِي وَأَخِي مَاتَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَلَيْتَ

مُكَلِّتَنِي أَسْعِدْتَنِي وَقَدْ مَاتَ

أَخُوهُمَا الْحَدِيثُ

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیک وسلم میرا باپ اور بھائی زمانہ

جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے اور فلاں

عورت نے (نوحہ میں) میرا ساتھ دیا تھا

اور اب اس کا بھائی مر گیا ہے۔ (مترجم)

حدیث ۱۳۔ ترمذی میں اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے

انہوں نے بھی ایک جگہ نوحے کا بدلہ اُتارنے کی اجازت مانگی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے انکار فرمایا۔

میں نے کئی بار حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

سے عرض کی آخر حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے

اجازت دے دی پھر میں نے کہیں نوحہ نہ کیا

حدیث ۱۴۔ احمد و طبرانی میں مصعب بن نوح سے ہے ایک بڑی بی بی نے

وقتِ بیعت نوحے کا بدلہ اُتارنے کا اذن چاہا فرمایا :-

جاء عرض کر آؤ۔ (بدلہ اُتار آؤ)۔

میں کہتا ہوں ظاہر یہ ہے کہ ہر رخصت

اس خاتون کے ساتھ خاص ہے جسے

إِذْ مَبًى فَكَافِيَهُمْ

أَقُولُ وَظَاهِرٌ أَنَّ كُلَّ

رُحْصَةٍ تَخْتَصُّ بِصَاحِبَتِهَا لَا

واقعہ ایک بار غولہ بنت حکیم کو اجازت فرمادی واقعہ یہ یوں اسما بنت یزید کو ایک دفعہ کی

پر دعا کی عطا کی۔ یہ ممکن ہے کہ یہ بی بی اُمّ عطیہ ہوں لہذا واقعہ کھانا نہ شمار ہوا۔ ۱۴ منہ

بِشْرَكَةٍ فِيهَا لُغْيَرَهَا فَلَا يُفَكَّرُ
بِمَا ذَكَرْنَا عَلَى قَوْلِ النَّوَوِيِّ أَنَّ
هَذَا مُحْمُولٌ عَلَى التَّرْخِيصِ لِأَمِّ
عَطِيَّةٍ فِي آلِ فُلَانٍ خَاصَّةً وَ
بِمِثْلِهِ يَنْدَفِعُ مَا اسْتَشْكَلُوا مِنْ
التَّعَارُضِ فِي حَدِيثِي التَّصْحِيحِ
لِإِنِّي بُرْدَةٌ وَعُقْبَةُ لَا سَيِّعَامَعَ
زِيَادَةُ الْبَيْهَقِيِّ الْمَذْكُورَةَ فَإِنَّهُ
لِحُكْمٍ لَا خَبَرَ وَلَا شَكَّ أَنَّ الشَّارِعَ
إِذَا خَصَّ أَبَا بُرْدَةَ كَانَ كُلُّ مَنْ
سِوَاهُ دَاخِلًا فِي عُمُومِ عِنْدِ
الْأَجْزَاءِ وَكَذَا حِينَ خَصَّ عُقْبَةَ
فَصَدَقَ فِي كُلِّ مَرَّةٍ لَنْ تُجْزِيَ
أَحَدًا أَبْعَدَكَ فَافْهَمْ فَقَدْ خَفِيَ
عَلَى كَثِيرٍ مِنَ الْأَعْلَامِ

رخصت دی گئی، اس میں کسی دوسری
عورت کے لئے شراکت نہیں ہے، ہمارے
بیان سے امام نووی کے اس قول پر
اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ یہ آل فلاں کے
بارے میں خاص طور پر اُمّ عطیہ کے لئے
رخصت دینے پر محمول ہے، ایسے ہی
حضرت ابو بردہ اور حضرت عقبہ کی روایت
کردہ قربانی کی دو حدیثوں کے درمیان
تعارض کا اشکال دور ہو جائے گا، خصوصاً
امام بیہقی کی مذکورہ زیادتی کے ساتھ کیونکہ
وہ محکم ہے اور خبر نہیں، اور اس میں
شک نہیں کہ جب شارع علیہ السلام نے
حضرت ابو بردہ کی تخصیص کر دی تو ان کے
علاوہ ہر شخص ناکافی ہونے کے حکم کے عموم
میں داخل ہو گا، اسی طرح جب حضرت عقبہ
کی تخصیص فرمائی تو ہر دفعہ یہ فرمان سچ ہو گا کہ
تمہارے بعد کسی کے لئے کافی نہیں، خوب
اچھی طرح سمجھ لو کیونکہ یہ تحقیق بہت سے
اکابر سے مخفی رہ گئی ہے۔ (مترجم)

حدیث ۱۵۱۔ طبقات ابن سعد میں اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

ہے جب اُن کے شوہر اقل جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوتے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا :-

تَلَسِّي ثَلَاثًا تُرَاضَعِي مَا شِئْتَ
تین دن سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو
یہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کو اُس حکم عام سے استثناء فرما دیا کہ عورت
کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے۔

حدیث ۱۱۶۔ ابن السکن میں ابو النعمان ازوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ایک
شخص نے ایک عورت کو پیام نکاح دیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو عرض
کی میرے پاس کچھ نہیں فرمایا :-

أَمَّا تُحْسِنُ سُورَةً مِّنَ الْقُرْآنِ
فَأُصَدِّقُهَا السُّورَةَ وَلَا يَكُونُ
لَا أَحَدٌ بَعْدَكَ مَهْرًا
کیا تجھے قرآن عظیم کی کوئی سورت نہیں
آتی وہ سورت سکھانا ہی اس کا مہر کر دو
تیرے بعد یہ پھر کسی اور کو کافی نہیں۔

وَرَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ مُّخْتَصَرًا

حدیث ۱۱۷۔ ابی داؤد و نسائی و طحاوی و ابن ماجہ و خزیمہ میں علم عمارہ بن خزیمہ

بن ثابت انصاری

اور حدیث ۱۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ و تاریخ بخاری و مسند ابی یعلیٰ و صحیح ابن خزيمة
و مجمل کبیر طبرانی میں خود حضرت خزیمہ

اور حدیث ۱۹۔ عمارت بن اُسامہ میں نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا وہ بیچ کر مکر گئے اور گراہ مانگا
جو مسلمان آنا اعرابی کو جھڑکتا کہ خرابی ہو تیرے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق کے
سوا کیا فرمائیں گے (مگر گراہی کوئی نہیں دیتا کہ کسی کے سامنے کا واقعہ نہ تھا) اتنے میں

واقعہ ایک صاحب کو مہر کی جگہ صرف سورت قرآن سکھانا کافی کہو یا واقعہ خزیمہ بن ثابت کی گراہی کو شہادت کی نصاب کامل کر دیا

غزیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بارگاہ ہوتے گفتگو سن کر بولے

بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (وَفِي
الْثَّانِي) صَدَّقْتُكَ بِمَا جِئْتَ بِهِ
وَعِلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَقُولُ إِلَّا حَقًّا
(وَفِي الثَّالِثِ) أَنَا أَصَدِّقُكَ عَلَى
خَبَرِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا أَصَدِّقُكَ
عَلَى الْأَعْرَابِ.

یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)
میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں
میں حضور کے لاتے ہوئے دین پر ایمان
لایا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائیں گے
آسمان و زمین کی خبروں پر حضور کی تصدیق
کرتا ہوں کیا اس اعرابی کے مقابلے میں
تصدیق نہ کروں۔

اس کے انعام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دہرہ کی
شہادت کے برابر فرمادی اور ارشاد فرمایا :-

مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةٌ أَوْ
شَهِدَ عَلَيْهِ فَحَبَبُهُ
غزیرہ جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں
ایک انہیں کی شہادت بس ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہے کہ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے قرآن عظیم کے حکم عام
وَأَشْهَدُ وَأَذَوِي عَدْلٍ مِّنْكُمْ

سے غزیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرمادیا
حدیث ۲۰ :- صحاح ستہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک شخص نے بارگاہ

اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں ہلاک ہو گیا فرمایا
کیا ہے عرض کی میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی۔ فرمایا غلام آزاد کر سکتا ہے
عرض کی نہ۔ فرمایا لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے۔ عرض کی نہ۔ فرمایا ساٹھ
مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ عرض کی نہ۔ اتنے میں غرمے خدمت اقدس میں لائے گئے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں خیرات کر دے۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ
کسی محتاج پر مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ
نَوَاجِدُهُ وَقَالَ أَذْهَبُ فَأَطْعِمُهُ
أَمْلَكَ

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسین کر
ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے
اور فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے

مسلمان زگناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہو گا سوا دو من خرے سرکار علیہ التحیۃ والثناء سے
عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو کفارہ ہو گیا۔ واللہ یحییٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے ہاں ہاں یہ بارگاہِ بکس پناہ۔
أُولَئِكَ الَّذِينَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ كِى خِلَافَتِ كَبْرَىٰ هِىَ أَنْ
کی ایک زگاہِ کرم کبائر کو حسنات کر دیتی ہے جب تو ارحم الراحمین جل جلالہ نے گناہ گاروں
خطا داروں تباہ کاروں کو اُن کا دردوازہ بتایا کہ

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
جَاءُواكَ أَلَا يَتَذَكَّرُونَ

گناہگار تیرے دربار میں حاضر ہو کر معافی
پاہیں اور آپ شفاعت فرمائیں تو خدا کو توبہ
قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - یہی مضمون

حدیث ۲۱۔ صحیح مسلم میں اُم المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور
حدیث ۲۲۔ مسند بزاز و بحیم اوسط طبرانی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے
حدیث ۲۳۔ دارقطنی میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے ارشاد فرمایا:-
كُلُّهُ أَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ
تو اور تیرے اہل و عیال یہ خرے کھالیں
کہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ

حَكَكَ اللَّهُ عَنْكَ

ادافرا دیا۔

ہدایہ میں سے فرمایا :-

كُلْ أَنْتَ وَعِيَا لَكَ تَجْزِيكَ
وَلَا تَجْزِي أَحَدًا بَعْدَكَ
تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے کفارے
سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور
کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن ابی داؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے۔
إِنَّمَا كَانَ هَذَا رُخْصَةً
لَهُ خَاصَّةً وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ
ذَلِكَ الْيَوْمَ لَمُ يُكْرَفْ لَهُ
بِدَلِيلٍ مِنَ الشُّكْفِيرِ
یہ خاص اُسی شخص کے لئے رخصت تھی
آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ سے چارہ
نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا و فی الحدیث
وَجُودٌ أَحْرُ۔

حدیث ۲۴ :- صحیح مسلم و سنن نسائی وابن ماجہ و مسند امام احمد میں زینب
بنت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے فرمایا ابو حذیفہ کی بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ
تعالیٰ علیک وسلم) سالم (غلام آزاد کردہ ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میرے سامنے آتا
جاتا ہے اور وہ جوان ہے ابو حذیفہ کو یہ ناگوار ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
أَرْضِعِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكَ
تم اسے دودھ پلا دو کہ بے پردہ تمہارے
پاس آنا جائز ہو جائے۔

اُم المؤمنین اُم سلمہ وغیرہ باقی ازواج مبہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے فرمایا :-

مَا تَرَىٰ مِنْهُ إِلَّا رُخْصَةً
أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَائِرِ خَاصَّةٍ
ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رخصت حضور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص
سالم کے لئے فرمادی تھی۔

حدیث ۲۵: ابن سعد و عاکم میں بطریق عمرہ بنت عبد الرحمن خود پہلہ زوج
ابی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مضمون مذکور مروی کہ انہوں نے جب عال سالم عرض کیا
فَأَمَرَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دودھ پلا

دینے کا حکم فرمایا انہوں نے پلا دیا اور
سالم اُس وقت مرد جوان تھے جنگ بدر
شریف میں شریک ہو چکے تھے۔ جوان آدمی
کو اول تو سورت کا دودھ پینا ہی کب حلال
ہے اور پیئے تو اُس سے پسر رضاعی نہیں
ہو سکتا مگر حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے
ان حکموں سے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
مستثنیٰ فرما دیا۔

حدیث ۲۶: صحاح شریفہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ
فِي لَبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ
یعنی عبد الرحمن بن عوف و زبیر بن العوام
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدن میں خشک
خارش تھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے انہیں ریشمیں کپڑے کی اجازت عطا

واقعہ ۱۲: دو صاحبوں کو ریشمیں کپڑے پہننے کی اجازت فرمادی

واقعہ ۱۲: مولیٰ علیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کرمکے بحالت جنابت مسجد اقدس میں رہنا مباح فرما دیا۔

كَانَتْ بِهِمَا

فرمادی۔

حدیث ۲۷۱۔ ترمذی والی یعلیٰ و بہیقی میں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا

يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ

أَنْ يُجْنِبَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ

غَيْرِي وَغَيْرُكَ۔

داخل ہو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث ۲۸۱۔ مستدرک حاکم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جناب

امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علی کو تین باتیں وہ دی گئیں کہ اُن میں

سے میرے لئے ایک ہوتی تو مجھے سُرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی۔ (سُرخ اونٹ

عزیز ترین اموال عرب ہیں) کسی نے کہا یا امیر المؤمنین وہ کیا ہیں؟ فرمایا دُختر رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شادی۔

اور اُن کا مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا کہ انہیں مسجد

میں رواتھا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کو رواتھا۔

وَسُكِّنَ آهَ الْمَسْجِدِ مَعَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَحِلُّ لَهُ مَا يَحِلُّ لَكَ۔

یعنی بجال جنابت رہنا، اور روزِ خیر کا نشان۔

حدیث ۲۹۱۔ مجمع کبیر طبرانی و سنن بہیقی و تاریخ ابن عساکر میں اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

أَلَا إِنَّ هَذَا الْمَسْجِدَ لَا يَحِلُّ

لِمَنْ لَوْ يَسْجُدُ فِيهِ كَمَا يَحِلُّ لِمَنْ لَا

لِجُنُبٍ وَلَا لِحَائِضٍ إِلَّا لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَزْوَاجَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَ
عَلَى الْأَبْنَاءِ لَكُمُ الرِّبَا أَنْ تَضِلُّوا

کسی حائض کو منکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی ازواج مطہرات و حضرت بتول زہرا اور مولیٰ علی کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیہم السلام سن لو میں نے تم سے صاف بیان فرما دیا کہ کہیں بہک نہ جاؤ۔

هذه رواية الطبراني

حدیث ۳۰: صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔

فَإِنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

بالہنہمہ خود براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگشتی طلائی پہنتے ، ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح
ابو السفر سے روایت کی ۔

قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا
مِنْ ذَهَبٍ

میں نے براہِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا۔

وَرَوَى نَحْوَهُ الْبُغَوِيُّ فِي الْجُمُعِيَّاتِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ

امام احمد مسند میں فرماتے ہیں :-

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا
أَبُو رَجَاءٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ
رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ
وَكَانَ النَّاسُ يَقُولُونَ لَهُ لِمَ
تَخْتَمُ بِالذَّهَبِ وَقَدْ تَوَلَّى عَنْهُ

یعنی محمد بن مالک نے کہا میں نے براء
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے
دیکھا لوگ اُن سے کہتے تھے آپ سونے کی
انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ
غَنِيمَةٌ يُقْسِمُهَا سَبِيٌّ وَحُرُوفٌ
قَالَ فَتَسَمَّيْهَا حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْخَاتَمُ
فَرَفَعَ طَرَفَهُ فَنَظَرَ إِلَى أَصْحَابِهِ
ثُمَّ خَفَضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرَفَهُ فَنَظَرَ
إِلَيْهِمْ ثُمَّ خَفَضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرَفَهُ
فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ أَيُّ بَرَاءٍ فَجِئْتُمْ
حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَخَذَ
الْخَاتَمَ فَتَبَضَّ عَلَى كُرْسِيِّهِ ثُمَّ
قَالَ خُذْ الْبَسْ مَا كَاكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
قَالَ وَكَانَ الْبَرَاءُ يَقُولُ كَيْفَ
تَأْمُرُونِي أَنْ أَضَعَ مَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلْبَسْ مَا كَاكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

سے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم
حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر تھے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام)
کے سامنے اموال غنیمت غلام و متاع فخر
تھے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تقسیم فرما رہے
تھے سب بانٹ چکے یہ انگوٹھی باقی رہی۔
حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے نظر مبارک اٹھا
کر اپنے اصحاب کرام کو دیکھا پھر نگاہ نیچی کر
لی اور پھر نظر اٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی
کر لی پھر نظر اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا اے براء
میں حاضر ہو کر حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے
سائے میں بیٹھ گیا سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
انگوٹھی لے کر میری کلائی تھامی پھر فرمایا ہے ہن
لے جو کچھ تجھے اللہ و رسول پہناتے ہیں صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم۔ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
تم لوگ کیونکر مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اتار
ڈالوں جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ لے پہن لے جو کچھ اللہ و رسول نے
پہنایا۔ جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

حدیث ۳۱۰۔ دلائل النبوة بہیقی میں بطریق احسن مروی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

عیدہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا :-

كَيْفَ بِكَ إِذَا لَبِستَ

وہ وقت تیرا کیسا وقت ہوگا جب تجھے

کسرے بادشاہ ایران کے کنگن پہنائے جائیں گے

سوار کے کسرے ۔

جب ایران زمانہ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فتح ہوا اور کسرے کے کنگن کمربند

تاج خدمت فاروقی میں حاضر کئے گئے امیر المؤمنین نے انہیں پہنائے اور فرمایا اپنے

دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو :-

اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

اللہ بہت بڑا ہے سب خوبیاں اللہ کو

سَلَّمَ مَا كَسَرَىٰ بَنَ هُرْمُزَ وَالْبَهْمَا

جس نے یہ کنگن کسرے بن ہرمز سے چھینے اور

سَرَّاقَةَ الْأَعْرَابِ ۔

سراقہ دہقانی کو پہنائے ۔

قَالَ الْمَلَأَمَةُ الزُّرْقَانِي فِي

علامہ زرقانی نے فرمایا اس میں سونے کا

هَذَا اسْتِعْمَالُ الذَّهَبِ وَهُوَ حَرَامٌ

استعمال ہے اور وہ حرام ہے ، وجہ یہ ہے کہ

لِأَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَهُ تَحْقِيقًا لِمُعْجَزَةِ

حضرت ملوقہ نے یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عیدہ وسلم کے معجزے کو ثابت کرنے کیلئے کیا ،

وَمَنْ عَنِ أَنْ يَقَرَّهُمَا فَإِنَّهُ رُويَ

یہ نہیں کہ وہ کنگن پہنے رہے ہوں ،

أَنَّهُ أَمَرَهُ فَنَزَعَهُمَا وَجَعَلَهُمَا فِي

کیونکہ مردی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی

الْغَنِيمَةِ وَمِثْلُ هَذَا لَا يُعَدُّ اسْتِعْمَالًا

اللہ تعالیٰ عنہ کے فرماتے پر انہوں نے آثار

دیئے اور مال غنیمت میں شامل کر دیئے گئے

اور ایسا عمل شمار نہیں کیا جاتا ۔

اقول رَحِمَكَ اللَّهُ مِنْ فَاضِلٍ

میں کہتا ہوں :- اے عظیم الشان

كَبِيرِ الشَّانِ إِنَّمَا الْمُعْجَزَةُ

فاضل (علامہ زرقانی) اللہ تعالیٰ آپ

إِحْبَارُهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر جسم فرماتے ! معجزہ تو یہ ہے کہ

بِأَنَّهُ يَلْبَسُ سَوَارِي كَسْرَى فَإِنَّمَا
تَحْقِيقُهَا يَلْبَسُهُ وَإِنَّمَا الْحَرَامُ
الْبَيْسَ وَلَيْسَ مِنْ شَرْطِ الْحُرْمَةِ
الْبَيْتُ فَالْوَاضِحُ مَا جَنَحَتْ
إِلَيْهِ مِنْ أَنَّ هَذَا تَرْخِصٌ وَ
تَخْصِيصٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَرَاقَةٍ وَلَمْ
يَكُنْ فِي الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى
التَّمْلِيكِ فَمَعَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
مَا أَرْشَدَ إِلَيْهِ الْحَدِيثُ ثَوْرَةً هَا
مَرَدَّهُمَا

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے خبر دی کہ حضرت سراقہ، شاہ ایران
کے کنگن پہنیں گے، اس مجرّمہ کی تحقیق
حضرت سراقہ کا کنگن پہنا ہے، اور پہنا
حرام ہے، حرمت کی شرط دیر تک
پہنے رہنا نہیں ہے (بلکہ قطع پہنا
حرام ہے) لہذا واضح وہ بات ہے
جو میں نے اختیار کی ہے اور وہ یہ کہ
یہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
طرف سے حضرت سراقہ کو رخصت اور
خصوصیت عطا فرماتا ہے، حدیث
شریف میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو
انہیں مالک بنانے پر دلالت کرے
لہذا امیر المؤمنین نے حدیث شریف کی
ہدایت پر عمل کیا، پھر وہ کنگن مال غنیمت
میں شامل کر دیتے

حدیث ۳۲: طبقات ابن سعد میں مندرجہ ذیل ہے امیر المؤمنین حضرت علی
وطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں گفتگو ہوئی۔ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ نے (اپنے بیٹے
محمد بن حنفیہ ابوالقاسم کا) نام بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک رکھا اور کنیت بھی حضور

(عید الصلوة والسلام) کی کنیت حالانکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے ایک جماعت قریش کو بلا کر گواہی دلائی — کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین سے ارشاد فرمایا تھا۔

سَيُولَدُ لَكَ بَعْدِي غُلَامٌ
عقرب میرے بعد تمہارے ایک لڑکا
فَقَدْ نَحَلْتُهُ اسْمِي وَكُنْيَتِي وَلَا
ہو گا میں نے اُسے اپنے نام و کنیت دونوں
تَجِلُّ لِأَحَدٍ مِّنْ أُمَّتِي بَعْدَهُ
عطا فرمادیئے اور اُس کے بعد میرے کسی
اور اُمّتی کو حلال نہیں۔

۱۔ شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں علماء و ادراہین مسئلہ اقوال ست و قول صواب ازین مقالات ست آن ست کہ تسمیہ بنام شریف وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جائز بلکہ مستحب ست و تکنی بکنیت وے اگر چند بعد از زمان شریف وے باشد ممنوع و منع ازاں در ازاں زمان ممنوع قوی تر و سخت تر بود و همچنین جمع کردن میان نام و کنیت انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ممنوع بطریق اولیٰ و آنکہ علی مرتضیٰ کرد مخصوص بود بوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و غیر اورا جائز نبود ام

لكن في التنوير من كان اسمه محمداً لا بأس بان يكنى ابا القاسم
وعليه في الدرر ينسخ النهي محتجا بفعل علي رضي الله تعالى عنه
اقول وكيف يفيد النسخ مع نص الحديث نفسه ان ذلك كان
رخصة من النبي صلي الله تعالى عليه وسلم لعلي كرم الله تعالى وجهه
كما سيأتي والمرام يحتاج الى زيادة تحرير لا يرخص فيه غرابه
المقام والله تعالى اعلم ۱۲ منه

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں :-

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ وُلِدَ لِي
وَلَدٌ بَعْدَكَ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ
وَأَكْنِيهِ بِكُنْيَتِكَ فَقَالَ نَعَمْ
فَكَانَتْ رُحْصَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ
میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم) حضور کے بعد اگر میرے کوئی
لڑکا پیدا ہو تو میں حضور کا نام پاک اُس کا نام
رکھوں اور حضور کی کنیت اُس کی کنیت فرمایا
ہاں یہ مولیٰ علی کے لئے رسول اللہ (صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم) کی رخصت تھی ۔

أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَ وَابْنُ يَعْلَى وَالْحَاكِمُ فِي الْكُنَى
وَالطَّحَاوِيُّ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرِكِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ
عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حدیث ۳۳ :- صحیح بخاری و ترمذی و مسند احمد میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے ہے غزوہ بدر میں حضرت رقیہ بنت رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) زوجہ
امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار تھیں سید عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے انہیں
مدینہ طیبہ میں شہزادی کی تیمارداری کے لئے بٹھرنے کا حکم دیا اور فرمایا :-

إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ
شَهِدَ بَدْرًا وَسَلَّمَ .
بے شک تمہارے لئے حاضرانِ بدر کے
برابر ثواب حاضری کے مثل غنیمت کا حصہ ہے

یہ خصوصیت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمادی حالانکہ جو حاضر جہاد نہ ہو
غنیمت میں اُس کا حصہ نہیں سنن ابی داؤد میں انہیں سے ہے ۔

ضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَلَمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
اُن کے لئے حصہ مقرر فرمایا اور اُن کے سوا

يَضْرِبُ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرُهُ
 کسی غیر حاضر کو حصہ نہ دیا۔
 حدیث ۳۱۔ آئندہ کتاب الفتح میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مین پر صوبہ کر کے بھیجا اُن سے ارشاد فرمایا میں نے تمہارے لئے رعایا کے ہدایا طیب کر دیے اگر کوئی شخص تمہیں ہدیہ دے جائے قبول کر لو۔ عبید بن صخر کہتے ہیں جب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تیس غلام لائے کہ انہیں ہدیہ دینے گئے حالانکہ عاملوں کو رعایا سے ہدیہ لینا حرام ہے مسند ابوالعلی بن حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

هَذَا يَا الْعُمَّالُ حَرَامٌ كُلُّهَا
 عاملوں کے سب ہدیے حرام ہیں
 مسند احمد و سنن بیہقی میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :-

هَذَا يَا الْعُمَّالُ غُلُوبٌ
 عاملوں کے ہدیے خیانت ہیں۔
 حدیث ۳۲ :- صحیحین میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ایک شخص (یعنی جہان بن منفذ بن عمرو انصاری یا اُن کے والد منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں فریب کھا جاتا ہوں (یعنی لوگ مجھ سے زیادہ قیمت لے لیتے ہیں) فرمایا :-

مَنْ بَايَعْتَ فَقَدْ لَاحِظًا
 جس سے خریداری کر دیہ کہہ دیا کہ فریب
 زَادَ الْحُمَيْدُ فِي مُسْنَدِهِ ثَعْرَانَتَا
 کی نہیں ہیں پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہے
 بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا
 (اگر ناموافق پاؤ بیچ رو کر دو)

یہی مضمون حدیث ۳۵ :- سنن ابی نعیم انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

واقعہ ۱۸ :- معاذ بن جبل کو اپنی رعیت سے تحائف لینا حلال فرما دیا۔

واقعہ ۱۹ :- ایک صاحب کے لئے بیخ میں خیابا نظر فرما دیا۔

وَذَكَرَ قِصَّةً وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ

امام نووی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ و امام شافعی علیہ الرحمۃ اور روایت اصح میں امام مالک و غیر ہم آئمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک منین باعث خیار نہیں کتا ہی غبن کھائے بیع کو رد نہیں کر سکتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حکم سے خاص انہیں کو نوازا تھا اوروں کے لئے نہیں یہی قول صحیح ہے۔

حدیث ۳۶ :- مشہور میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نماز سے ممانعت فرمائی۔

فِيهِ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَخُذَرِيٍّ كُلُّهَا فِي الصَّحِيحَيْنِ وَعَنْ مُطَوَّيَّةَ فِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ وَعَنْ عُمَرَوِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ.

نمود اُم المؤمنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي مُسْنَدِهِ بِإِسْنَادٍ مِنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَصْرَ كِي وَكَتَبْنِ بِرَّحَا كَتَبْنِ۔

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَالْجَوْرِيِّ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَنَّهُمْ أَسْلَوْهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ جَمِيعًا وَسَلَّمْنَا عَنْ التَّرَكُّعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقَدْ لَهَا بَلَّغْنَا أَنَّكَ تُصَلِّيَتُهُمَا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا.

علماء فرماتے ہیں یہ اُم المؤمنین کی خصوصیت تھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے لئے جائز کر دیا تھا۔

قَالَ الْإِمَامُ الْجَلِيلُ خَاتَمُ الْحَقَائِدِ الشُّيُوطِيُّ فِي أُنْمُودَجِ اللَّيْبِ
شَرَّ الذُّقَلَانِ فِي شَرْحِ الْمَوَاصِرِ

حدیث ۳۷ :- صحیحین و مسند احمد و سنن نسائی و صحیح ابن حبان میں اُمّ المؤمنین سیدہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اور حدیث ۳۸ :- احمد و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان میں حضرت

عبداللہ بن عباس

اور حدیث ۳۹ :- احمد و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابوالعیم و بیہقی میں ضباعہ بنت ذبیر

اور حدیث ۴۰ :- بیہقی و ابن مندہ بطریق ہشام عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ

حضرت جابر بن عبداللہ

اور حدیث ۴۱ :- احمد و ابن ماجہ و طبرانی میں جدۃ ابی بکر بن عبداللہ بن زبیر یعنی اسماء

بنت صدیق یا سعدے بنت عوف

اور حدیث ۴۲ :- طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے حضور

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی چچا زاد بہن ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ

عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا حج کا ارادہ ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیک وسلم، واللہ میں تو اپنے آپ کو بیمار ہی پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ مرض کے باعث ایگان

ادانہ کر سکوں پھر احرام سے کیونکر باہر آؤں گی فرمایا :-

أَهْلِيَّ وَاشْتَرِطِي أَنْ مَحِلِّيْ

احرام باندھ اور نیت حج میں یہ شرط لگا

لے کہ الہی جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں

حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ۔

احرام سے باہر نہ ملے۔

نسائی نے زائد کیا :-

واقعه ۲۱ :- ایک بی بی کو احرام میں شرط لگانا جائز فرمادیا

فَإِنَّ لَكَ عَلَىٰ رَبِّكَ مَا اسْتَشَيْتَ
تمہارا یہ استغاثہ تمہارے رب کے یہاں
مقبول رہے گا۔

ضمائم نے زائد کیا کہ فرمایا :-

فَإِنْ حُيِّسَتْ أَوْ مَرَضَتْ فَقَدْ
اب اگر تم حج سے روکی گئیں یا بیمار پڑیں تو
حَلَلْتُمْ مِنْ ذَلِكَ بِشَرْطِكَ عَلَىٰ
اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب عزوجل
رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ۔
پر لگالی ہے احرام سے باہر ہو جاؤ گی۔

ہمارے آئمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں یہ ایک خاص امتیاز تھی کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں عطا فرمادی ورنہ نیت میں ایسی شرط اصلاً مقبول و معتبر نہیں۔
بَلْ وَافَقْنَا عَلَىٰ اخْتِصَارِهِ بِهَا بَعْضُ الشَّافِعِيَّةِ كَالْخَطَابِيِّ ثُمَّ
الرُّوْيَانِيُّ كَمَا فِي عُمْدَةِ الْقَارِي لِلْإِسْلَامِ الْعَيْنِيُّ مِنْ بَابِ الْإِحْصَارِ حَتَّىٰ
حدیث ۴۳ :- مسند امام احمد میں بند ثقات رجال صحیح مسلم ہے :-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا
یعنی ایک صاحب خدمت اقدس حضور
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر
عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں
عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
پڑھا کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَىٰ أَنَّهُ لَا
قبول فرمایا۔
يُصَلِّيُ إِلَّا صَلَاتَيْنِ فَقَبِلَ ذَلِكَ مِنْهُ

ان کے سوا امام جلیل جلال سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب مستطاب النموذج البیہ
فی خصائص البیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک مجمل فہرست میں نو واقعوں کے اور پتے دیئے
ہیں کہ فقیر نے ان میں کی طرح یہ بھی ترک کر دیئے لِوُجُوهِ يَطْلُلُ إِسْرَادُهَا وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

عَلَى تَوَاسُطِ الْأَيْدِي - تینتالیس حدیثیں یہ اور آٹھ حدیث بالاتی دربارہ تحریم مریضہ جملہ اکاون احادیث ہیں جن میں بہت از روئے اسناد بھی خاص مقصود رسالہ کے مناسب تھیں اور بحیثیت تزیل و تہذیب و تخیل و تخیل امام الہامیہ تو سب ہی مقصود عام رسالہ کے ملائم ہیں انہیں بھی گنیے تو شمار احادیث یہاں تک ایک سو چھیانوے ہو مگر ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم علیہ و علی آلہ افضل الصلوٰۃ و التعلیم نے ارشاد فرمایا ہے :-

إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقَوْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ
بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا مقرر فرمادیا ہے تو جب تم کسی کو قتل کرو تو قتل میں بھی احسان کرو اور ذبح کرو تو ذبح میں بھی احسان برتو۔

أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ إِلَّا الْبُخَارِيُّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
لہذا میرا غایت بخاری و نجدی شکار اپنے مقتولین معذولین مذبورین مقبوحین حضرات و یاہرہ پر احسان کے لئے یہ پچاس شمار سے الگ رکھتا اور بتوفیق اللہ تعالیٰ آگے صرف وہ بعض احادیث کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جلال احکام تشریعی کی صریح اسنادوں پر مشتمل اور وہ کہ ان دلائل تفویض احکام بحضور سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی مؤید و مکمل ہیں لکھا ہے ان میں مزید تفویض کی تقدیم کیجئے کہ اس بحث کا سلسلہ ہے وباللہ التوفیق۔

حدیث ۱۴۶ :- حدیث صحیح جلیل سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ و مسند امام طحاوی و بحکم طبرانی و معرفت بہیقی کُلُّهُمْ بِطَرِيقٍ مَنْصُورٍ بِنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيَّ عَنْ حُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ فَقَدْ سَفَيْنَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ حُزَيْمَةَ کہ حضرت ذوالشہادین غزیرہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثًا وَلَوْ
مَضَى السَّائِلُ عَلَى مَسْأَلَتِهِ لَجَعَلَهَا
حَنْمًا

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے
مسح موزہ کی مدت تین رات مقرر فرمائی ہے
اور اگر مانگنے والا مانگا رہتا تو ضرور حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام پانچ راتیں کر دیتے۔

یہ ابن ماجہ کی روایت ہے اور روایت ابی داؤد اور ایک روایت مسانی الآثار ابی جعفر اور
ایک روایت بیہقی میں ہے فرمایا :-

وَلَوْ اسْتَزَدْنَا لَزَادَنَا

اگر ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ مانگتے
تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدت اور بڑھا دیتے۔

دوسری روایت طحاوی میں ہے :-

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ الْمَسْحَ عَلَى
الْخُفَّيْنِ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ
لِأَيَّامِ الْيَهْنِ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا مَكِيلَةً وَلَوْ
أَطْلَبَ لَهُ السَّائِلُ فِي مَسْأَلَتِهِ لَزَادَهُ

بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
مسح موزہ کی مدت مسافر کے لئے تین رات
دن اور یقیم کے لئے ایک رات دن کر دی
اور اگر مانگنے والا مانگا رہتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور زیادہ مدت عطا فرماتے۔

بیہقی کی روایت آخری یوں ہے :-

وَأَيْمُنُ اللَّهُ لَوْ مَضَى السَّائِلُ
فِي مَسْأَلَتِهِ لَجَعَلَهُ حَنْمًا

خدا کی قسم اگر سائل عرض کئے جاتا تو حضور
(علیہ الصلوٰۃ والسلام) مدت کے پانچ دن کر دیتے۔

یہ حدیث بلاشبہ صحیح السند ہے اس کے سب رواۃ اجلہ ثقات میں۔ لاجرم امام ترمذی
نے اسے روایت کر کے فرمایا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ یہ حدیث حسن صحیح ہے
نیز امام اثنان یحییٰ بن معین سے نقل کیا یہ حدیث صحیح ہے :-

وَهُوَ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ الزِّيَادَةَ فَإِنَّمَا الْمَخْرُجُ وَالطَّرِيقُ

الطَّرِيقُ حَيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاسِعِيْدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ
 التَّمِيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ
 بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
 أَطَالَ الْإِمَامُ ابْنُ دَقِيقِ الْعَيْدِ الْكَلَامَ فِي تَقْوِيَةِ هَذَا الْحَدِيثِ
 وَالذَّبِّ عَنْهُ فِي كِتَابِهِ الْإِمَامِ وَأَثَرُهُ الْإِمَامُ الزُّبَيْلِيُّ فِي نَصَبِ
 الرَّايَةِ فَزَجَعَهُ إِنْ شِئْتَ لَهُ

له اعظم ما يرتاب به فيه رواية البيهقي عن الترمذي عن البخاري لا يصح

عندي لانه لا يعرف لابي عبد الله الجدلي سماع من خزيمة

ع وتلك شكاة ظاهر عنك عارها : فان مبناء على ما ذهب اليه هو حمد الله
 من اشتراط ثبوت السماع ولو مرة للاتصال والمصحيح الاجتزاء بالمعاصرة
 هو المنصور وعليه الجمهور وكما افاده المحقق على الاطلاق في فتح القدير
 وقد اطال مسلم في مقدمة صحيحه في الرد على هذا المذهب لاجرم ان
 لم يكثر به تلميذه الترمذي وحكم بانه حسن صحيح وكذا حكم
 بصحته شيخ البخاري امام الناقدين يحيى بن معين اقول علانه لو سلم
 فقصواه الانقطاع وليس بقادح عندنا وعند سائر قايلى المراسيل وهم
 الجمهور شر لا عليك من دندنة ابن حزم ان الجدلي لا يعتمد على روايته
 فان الرجل في الجرح والوقيعة كلاعيمين السيل الهجوم والبعير
 الصئول حتى عد الترمذي من المجاهيل والجدلي فقد وثقه الامامان
 المرجوع اليهما احمد بن حنبل وابن معين فها هو ابن حزم وايش ابن حزم بعد هذين
 وهو متفرد فيه لم يبق له احد بهذا القول الا ترى ان البخاري انما اعلمه اذا علمه بانه لم
 يعرف سماع الجدلي لابانها وايته للجدلي وقد صحح له الترمذي وقال في التقریب ثقة والله اعلم ۛ مشه

اقول یہ حدیث صحیح حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفویض و اختیار میں نص صریح ہے ورنہ یہ کہنا اور کہنا بھی کیسا متوکلہ و قسم کہ واللہ سائل مانگے جاتا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانچ دن کر دیتے۔ اصلاً گنجائش نہ رکھتا تھا کہ کما لایخفی اور یہاں جزم خصوصاً بے جزم عموم نہ ہو گا کہ اس خاص کی نسبت کوئی خاص تخییر ارشاد نہ ہوتی تھی تو جزم کا فشا وہی کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ احکام سپرد اختیار حضور سید الانام ہیں علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام۔

حدیث ۱۲۷ مالک و احمد و بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى اُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ
بِالسَّوَالِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ
اگر مشقت اُمت کا خیال نہ ہوتا تو میں اُن
پر فرض فرما دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں

علماء فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے قَالَہُ فِي التَّيْسِيرِ وَعَنْبِرہُ

احمد و نسائی نے انھیں سے بند صحیح یوں روایت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى اُمَّتِي
لَأَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ بِوُضُوئِهِمْ
وَمَعَ كُلِّ وُضُوئِهِمْ بِسَّوَالِہِ
اُمت پر دشواری کا لحاظ نہ ہوتا تو میں اُن پر
فرض کر دوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں
اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔

اقول :- امر و قسم ہے حتمی جس کا حاصل ایجاب اور اُس کی مخالفت معصیت

وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰی فَلْيَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہِ۔ دوسرا مذہبی جس کا

ماصل ترغیب اور اُس کے ترک میں وسعت و ذٰلِكَ قَوْلُهُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اَمْرٌ بِالسَّوَالِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُّکْتَبَ عَلٰی اَحْمَدُ عَنْ وَاثِلَةَ

ابْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ امر مذہبی تو یہاں قطعاً ماضی ہے

تو ضرور نفی حتمی کی ہے امر حتمی بھی دو قسم ہے ظنی جس کا مفاد وجوب اور قطعی جس کا مقتضی

فرضیت ظنیّت خواہ من جہۃ الروایۃ یا من جہۃ الدلالۃ ہمارے حق میں ہوتی ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سب قطعی یقینی ہیں جن کے ملر پڑہ عزت کے گرد ظنوں کو اصلاً بار نہیں تو قسم واجب اصطلاحی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں متحقق نہیں وہاں یا فرض ہے یا مندوب نصّ علیہ الإمام المصحّق حیث اُطْلِقَ فی الْفَتْحِ۔

اب واضح ہو گیا کہ ان ارشاداتِ کریمہ کے قطعاً یہی معنی ہیں کہ میں چاہتا تو اپنی اُمت پر ہر نماز کے لئے تازہ وضو اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا فرض فرما دیتا مگر انکی مشقت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کئے اور اختیار احکام کے کیا معنی ہیں؟ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

حدیث ۱۴۸ :- مالک و شافعی و بیہقی اُن سے اور طبرانی اوسط میں امیر المؤمنین

مولے علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بسند حسن راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِيْ
لَا مَرَّتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ
وُضُوْءٍ ۔

مشقت اُمت کا پاس ہے ورنہ
میں ہر وضو کے ساتھ مسواک اُن پر فرض
کر دوں۔

حدیث ۱۴۹ :- کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم :- مسواک کرو کہ مسواک

مُنہ کو پاکیزہ اور رب عزوجل کو راضی کرتی ہے۔ جبریل جب میرے پاس حاضر ہوئے مجھے
مسواک کی وصیت کی۔

حَتّٰی لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ يَفْرِضَہُ
عَلٰی وَعَلٰی اُمَّتِيْ وَلَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ
اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِيْ لَفَرَضْتُہُ عَلَیْہُمْ

یہاں تک کہ بیشک مجھے اندیشہ ہوا کہ جبریل
مجھ پر اور میری اُمت پر مسواک فرض کر
دیں گے اور اگر مشقت اُمت کا خوف نہ
ہوتا تو میں اُن پر فرض کر دیتا۔

ابن ماجہ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہاں جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بھی فرض کر دینے کی اسناد ہیں :-
حدیث ۱۵۰۔ جبرانی دہزار و دارقطنی و ماکم حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَوْلَا أَنِ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي مُشَقَّتْ أُمَّتٍ كَالْحَاظِ نَهْهُ تَوَيْسٍ هَرِ نَمَازِ
 لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السَّوَاكَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ زَادَ غَيْرُ الدَّارِ قُطَيْنِي
 كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْوُضُوءَ

مُشَقَّتْ أُمَّتٍ كَالْحَاظِ نَهْهُ تَوَيْسٍ ہر نماز کے وقت اُن پر مسواک فرض کر دوں جس طرح میں نے وضو اُن پر فرض کر دیا ہے یہاں وضو کو بھی فرمایا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اُمت پر فرض کر دیا۔

حدیث ۱۵۱، ۱۵۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم :-

لَوْلَا أَنِ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي مُشَقَّتْ أُمَّتٍ كَالْخِيَالِ نَهْهُ تَوَيْسٍ هَرِ نَمَازِ
 لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ وَالطِّيبِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

مُشَقَّتْ أُمَّتٍ كَالْخِيَالِ نَهْهُ تَوَيْسٍ ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوشبو لگانا فرض کر دوں۔

أَبُو نُعَيْمٍ فِي كِتَابِ السَّوَاكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِسَنَدٍ حَسَنٍ وَسَعِيدٍ بِنِ مَنْصُورٍ فِي سُنَنِهِ عَنْ مَكْحُولٍ مَرْسَلًا
 یہاں خوشبو کی فرضیت بھی زائد فرمائی۔

حدیث ۱۵۳۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

لَوْلَا أَنِ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي مُشَقَّتْ أُمَّتٍ كَالْأَنْدِيشَةِ نَهْهُ تَوَيْسٍ هَرِ نَمَازِ
 لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يَتَكُونُوا بِالسَّحَارِ

مُشَقَّتْ أُمَّتٍ كَالْأَنْدِيشَةِ نَهْهُ تَوَيْسٍ ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوشبو لگانا فرض کر دوں۔

حدیث ۱۵۴، ۱۵۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

لَوْلَا أَنِ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي مُشَقَّتْ أُمَّتٍ كَالْخِيَالِ نَهْهُ تَوَيْسٍ هَرِ نَمَازِ

مُشَقَّتْ أُمَّتٍ كَالْخِيَالِ نَهْهُ تَوَيْسٍ ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوشبو لگانا فرض کر دوں۔

لَا مَرَّتَهُمُ بِالسَّوَالِكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَا خَرْتُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ

کے وقت اُن پر سواک فرض کر دوں اور نمازِ عشاء کو تہائی رات تک ہٹا دوں۔

أَحْمَدُ وَالسِّرْمَذِيُّ وَالضَّبَّاءُ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَنَالٍ وَالْجَلْبَرِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ وَالْبَزَارُ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ وَرَوَى عَنْ زَيْدِ أَحْمَدَ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ كَحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ الْأَوَّلِ بِالْإِقْتِصَارِ عَلَى الشَّطْرِ الْأَوَّلِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَحَدِيثِ زَيْدٍ هَذَا

وَفِيهِ لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السَّوَالِكَ مَعَ الْوُضُوءِ وَلَا خَرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

یعنی میں وضو میں سواک فرض کر دیتا اور نمازِ عشاءِ آخری رات تک ہٹا دیتا۔

وَالنَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَلْفُظُ لَا مَرَّتَهُمُ بِتَاجِيزِ الْعِشَاءِ وَبِالسَّوَالِكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

میں اُن پر فرض کر دیتا کہ عشاءِ دیر کے پڑھیں اور ہر نماز کے وقت سواک کریں۔

حدیث ۱۵۶ بہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَا مَرَّتَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا فَكَذَلِكَ أَيْعَنِ الْعِشَاءَ نِصْفَ اللَّيْلِ

اُمّت پر مشقت نہ ہوتی تو میں اُن پر فرض کر دیتا کہ عشاءِ آدھی رات کو پڑھیں۔

أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

حدیث ۱۵۷ :- کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

لَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسُقْمُ
السَّقِيمِ لَأَمَرْتُ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ
أَنْ تُؤَخَّرَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ .
اگر ناتوانوں اور بیماروں کا لحاظ نہ ہوتا تو
میں فرض کر دیتا کہ یہ نماز آدھی رات تک
مؤخر کریں ۔

النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَمَرَّتْ بِرِوَايَةِ
أَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ وَأَبْنِ مَاجَةَ وَأَبْنِ حَاتِمٍ بِلَا لَفْظِ الْأَمْرِ .

حدیث ۱۵۸ :- فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي
لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخَّرَ وَالْعِشَاءُ إِلَى
ثُلَاثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ .
مشتِ امت کا اندیشہ نہ ہو تو میں ان پر
فرض کر دوں کہ عشاء میں تہائی یا آدھی رات
تک تاخیر کریں ۔

أَحْمَدُ وَالْإِسْمَاعِيلِيُّ وَصَحَّحَهُ وَأَبْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

تہ سبب هذا انه صلى الله تعالى عليه وسلم اخذ ذات ليلة صلاة العشاء حتى
ابهار الليل او ذهب عامة الليل ونام النساء والصبيان فجاء فصل وذكروا كما
ورد مبينا في احاديث ابن عباس وابي سعيد وابن عمر وانس وعائشة وغيرهم
رضي الله تعالى عنهم وسبب حديث السواك اتيان ناس عنده صلى الله تعالى عليه
وسلم قلحا فقال استاكوا استاكوا لان اتوني قلحا لولا ان اشق على امتي لفرضت
عليهم السواك عند كل صلاة كما بينه الدارقطني من حديث العباس رضي
الله تعالى عنه فهما حديثان ربما افترضا هما ابو هريرة وربما جمع
وكذلك غيره رضي الله تعالى عنهم وان اتفقوا ان النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم هو الذي قال مرة هكذا وتارة بجمع فالتعدد اظهر واكثر
والله تعالى اعلم ۱۲ منه دامت فيوضه

تَعَالَى عَنْهُ وَمَثَرْتُ أُخْرَى لِأَيِّن مَّابِحَةٍ كَلَحَمَدٍ وَإِلَى دَاوُدَ وَمُحَمَّدَ بْنَ
نَصْرِ خَالِيَةً عَنِ الْأَمْرِ -

حدیث ۱۵۹ :- صحیح بخاری میں زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک

آیت سورۃ احزاب کی نسبت ہے :-

وَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ الَّذِي
جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَتَيْنِ

وہ میں نے لکھی ہوئی خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے پاس پائی جن کی گواہی رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو گواہوں کے برابر فرمائی

حدیث ۱۶۰ :- کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو یمن پر حضور پر لیا کر بھیجتے وقت اُن سے ارشاد فرمایا :-

إِنِّي قَدْ عَرَفْتُ بَلَاءَكَ فِي
الدِّينِ وَالَّذِي قَدْ رَكِبَكَ مِنَ
الدِّينِ وَقَدْ طَيَّبْتُ لَكَ الْهَدْيَةَ
فَإِنْ أَهْدَيْ لَكَ شَيْئًا فَاقْبَلْ -

مجھے معلوم ہے جو تمہاری آزمائشیں دین میں
میں ہو چکی ہیں اور جو کچھ دین تم پر ہو گئے ہیں
رعیت کے تحفے میں نے تمہارے لئے حلال
طیب کر دیے جو تمہیں تحفے دے دے لے لے

سَيِّفًا فِي كِتَابِ الْفَتْوحِ عَنْ عَبْدِ بْنِ صَخْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حدیث ۱۶۱ :- فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم -

قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ
فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ بَيْنَ كُلِّ
أَرْبَعَيْنِ دِرْهَمًا وَدُرْهَمًا -

گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ تم میں نے
معاف فرمادی۔ روپوں کی زکوٰۃ دو ہر چالیس
درہم سے ایک درہم -

أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الْمُتَّقِي رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ -

سواری کے گھوڑوں، خدمت کے غلاموں میں زکوٰۃ جو واجب نہ ہوتی۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ میں نے معاف فرمادی ہے ہاں کیوں نہ ہو کہ حکم ایک وقت ورحیم کے ہاتھ میں ہے بحکم رب العلیین جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث ۱۶۲ :- حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ

عنہم سے فرمایا :-

مَا تَقُولُونَ فِي الزِّنَا۔ زنا کر کیا سمجھتے ہو۔

قَالُوا حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ۔ عرض کی حرام ہے اے اللہ و رسول نے حرام کر دیا۔ تو وہ قیامت تک حرام ہے۔

أَحَدُ بَسْنَدٍ صَحِيحٍ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَ الْكَبِيرِ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

حدیث ۱۶۳ :- فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

إِنِّي أَحَرَمْتُ عَلَيْكُمْ خَوْفَ الضَّعِيفِينَ الْيَتِيمَ وَالْمَرْأَةَ۔ میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کی حق تلفی، یتیم اور عورت۔

الْحَاجَّكَ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَ الْيَتِيمُ فِي الشَّعْبِ وَ اللَّفْظُ لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

حدیث ۱۶۴ :- صحیحین میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے انہوں

نے سال فتح مکہ منظر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ

إِنَّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَ الْخِزْمِ وَ الْأَصْنَامِ۔ بے شک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا ہے شراب اور مردار اور مسوراؤں بھرتوں کا بیع۔

حدیث ۱۶۵ :- فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

لَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا فَإِنِّي حَرَمْتُ - نشہ کی کوئی چیز نہ پی کر بے شک نشہ کی

کُلُّ مُسْكِرٍ ہر چیز میں نے حرام کر دی ہے

النَّسَائِيُّ بِسَنَدٍ حَسَنٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حدیث ۱۶۶ :- فرماتے ہیں صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن لو مجھے قرآن کے ساتھ اس کا

مثل بلا یعنی حدیث دیکھو کوئی پیٹ بھر اپنے تخت پر بیٹھا یہ نہ کہے کہ یہی قرآن سنے رہو جو اس میں حلال ہے اُسے حلال جانو جو اس میں حرام ہے اُسے حرام مانو۔

۱۷ فائدہ :- ابوشیخ ابن حبان نے کتاب الثراب میں روایت کی حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ ثَنَا

عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ وَالْوَصَائِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُوسَى ثَنَا رِبَاحُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ

عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَرَضْتُ عَلَى أُمَّتِي قِرَاءَةَ يَسِّ كُلِّ لَيْلَةٍ فَمَنْ دَاوَمَ عَلَى قِرَائَتِهَا

كُلَّ لَيْلَةٍ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ شَهِيدًا یعنی اس سند سے آیا کہ حضور سید عالم صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا میں نے اپنی امت پر یس شریعت کی ہر رات تلاوت فرض کی جو ہمیشہ ہر شب اُسے پڑھے پھر رب

شہید رہے۔ اقول وسعيد وإن الله قال الحق عند المحققين أن الوضوع

لَا يثبت بمجرد تكفير كذاب فضلا عن متهم مالم ينضرب اليه شيء

مِنَ الْقَرَانِ الْحَاسِكَةِ بِهِ كَمَا خَالَفَهُ نَصُّ أَوْ إِجْمَاعُ قَطْعِيَّيْنِ أَوْ الْحَسِّ أَوْ قَرَارِ

الْوَضْعِ بِوَضْعِهِ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ كَمَا نَصَّ عَلَيْهِ السَّخَاوِيُّ فِي فَتْحِ الْمَغِيبِ

وَأَثَبْنَا عَلَيْهِ عَرْشَ التَّحْقِيقِ فِي مُنِيرِ الْعَيْنِ فِي حُكْمِ تَقْبِيلِ الْإِبْهَامَيْنِ وَاجْمَعَ

الْعُلَمَاءُ أَنَّ الضَّعِيفَ غَيْرَ الْمَوْضُوعِ يُعْمَلُ بِهِ فِي الْفَضَائِلِ وَقَدْ بَيَّنَّا فِي الْهَادِي

الْكَافِي فِي حُكْمِ الضَّعَافِ۔ اس حدیث اور اس فرضیت کے متعلق فقیر کے پاس سوال آیا تھا جس

کا جواب فتاویٰ فقیر العطا یا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کی مجلد پنجم کتاب مساکین شے میں مذکور واللہ

الْهَادِي إِلَى مَعَالِي الْأُمُورِ ۱۲ منہ

وَلَا مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ مِثْلُ
مَا حَرَّمَ اللَّهُ
جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام کیا وہ بھی
اُسی کی مثل ہے جسے اللہ عزوجل نے حرام کیا
بل بلالہ وصلى الله تعالى عليه وسلم۔

أَحْمَدُ وَالذَّاهِي وَأَبُو دَاوُدَ وَالسِّرْمَذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ عَنِ الْعُقَدَامِ بْنِ
مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ
یہاں شراعت حرام کی دو قسمیں فرمائیں ایک وہ جسے اللہ عزوجل نے حرام فرمایا دوسرا وہ جسے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کیا اور فرما دیا کہ وہ دونوں برابر دیکھاں ہیں۔
اقول مراد واللہ اعلم نفس حرمت میں برابری ہے تو ارشاد علماء کے منافی نہیں کہ خدا کا
فرض رسول کے فرض سے اشد و اقویٰ ہے۔

حدیث ۱۶۷: - جہیش بن ادیس نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے چند اہل قبیلہ کے
باریاب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے قصیدہ عرض کیا ازاں حمد
یہ اشعار ہیں :-

أَلَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ مُصَدِّقٌ
فَبُورِكَتْ مَهْدِيَا وَبُورِكَتْ هَادِيَا
شَرَعْتَ لَنَا دِينَ الْحَنِيفَةِ بَعْدَ مَا
عَبَدْنَا كَأَمْثَالِ الْحَيْرِ طَوَاغِيَا
یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) حضور تصدیق کئے گئے ہیں حضور اللہ عزوجل سے عطا
پانے میں بھی مبارک اور خلق کو ہدایت عطا فرمانے میں بھی مبارک حضور ہمارے لئے دین اسلام کے
شارع ہوئے بعد اس کے کہ ہم گدھوں کی طرح بتوں کو پوج رہے تھے۔

إِبْنُ مَسْدَةَ عَنْ طَرِيقِ عَمَّارِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ
عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ۔

یہاں مراحۃً تشریح کی نسبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہے کہ شریعت اسلامی حضور کی مقرر کی ہوئی ہے، ولہذا قدیم سے عرفِ علمائے کرام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہتے ہیں علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:-

قَدْ اَشْتَهَرَ اِطْلَاقُهُ عَلَيْهِ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِنَّهُ
سَيِّدُ عَالَمٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَاشِرِ
اَنَا شَهِيْرٌ وَمَعْرُوفٌ هُوَ اَسْنَى كَرَحْوِيْنِ
شَرْعَ الدِّيْنِ وَالْاَحْكَامِ
دینِ مبین و احکام دین کی شریعت نکال۔

اسی قدر نوچیں کیجئے کہ اس میں سب کچھ آگیا۔ ایک لفظ مشارع تمام احکام تشریعیہ کو کو جامع ہوا۔ میں نے یہاں وہ احادیث نقل نہ کیں جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف امر نہی و قضا و امثالہا کی اسناد ہے کہ

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتٰنِیْ مَدْرَثُوْنِ مِیْنْ دَارِہِ
جن کے جمع کر ایک مجلد کبیر بھی کافی نہ ہوا اور خود قرآن عظیم نے جو ارشاد فرمایا:

وَمَا اَشْكُرُ الرَّسُوْلَ فَاَحْذَرُوْا
وَمَا نَهٰی کُمْ عَنْہُ فَاَنْتَہُوْا
جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرماتے باز رہو۔

کہ اسرو نہی و قضا اوروں کی طرف بھی اسناد کہتے ہیں قال اللہ تعالیٰ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلٰی الْاَمْرِ مِنْکُمْ بِحَبْرِ ثَابِت کرنا تھا کہ حضور اقدس کو احکام تشریعیہ سے فقط آگاہی و واقفیت کی نسبت نہیں جس طرح وہ سرکش طاعنی آخر تقوٰۃ الایمان میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افتراء کر کے کہتا ہے انہوں نے فرمایا کہ سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو یہی ہے اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل۔

۱۹۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین کے شارع ہیں۔

۲ امام الروایہ کا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افتراء۔

مُسلماً تو اللہ انصاف اس کس ناکس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل جلیلہ و خصائص جمیدہ و کمالات رفیعہ و درجات فیضہ جن میں زید و عمر کی کیا گنتی انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھی حصہ نہیں سب ایک لخت اُٹا دیئے سب لوگوں سے حضور سید عظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا امتیاز صرف دربارہ احکام رکھا اور وہ بھی اتنا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واقف ہیں اور لوگ غافل۔ تو انبیاء سے تو کچھ امتیاز رہا ہی نہیں کہ وہ بھی واقف ہیں غافل نہیں تو امتیاز اتنی ہی دیر تک ہے کہ وہ غافل رہیں واقف ہو جائیں تو کچھ امتیاز نہیں کہ اب وقوف و غفلت کا تفاوت نہ رہا اور امتیاز اسی میں منحصر تھا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ ○

مُسلماً نو! دیکھایہ حاصل ہے اُس شخص کے دین کا یہ پھیلا کلمہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ۔ پر اُس کے ایمان کا جس پر اُس نے خاتمہ کیا۔ حالانکہ واللہ دربارہ احکام بھی صرف اتنا ہی امتیاز نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ملکہ ہیں صاحبِ فرمان ہیں، مالکِ اقتراض ہیں، دانیِ تحریم ہیں۔ مَن اِدَّعٰ شَيْءًا مِنْ اَحْكَامِ اللّٰهِ فَلْيُحْجِظْهُ عَنْ سَبِيلِهِ۔ یعنی جو شخص کسی شے کو احکام سے اپنے نزدیک واقف تو بھی ہے پھر تجھے کوئی مُسلماں کہے گا کہ شریعت کے فرائض تیرے فرض کئے ہوئے ہیں۔ شرع کے محرمات تُو نے عِرام کر دیئے ہیں جن پر زکوٰۃ نہیں اُنہیں تُو نے معاف کر دیا ہے۔ شریعت کا راستہ تیرا مقرر کردہ ہے۔ شرائع میں تیرے احکام بھی ہیں اور وہ احکام خدا کے مثل و مساوی ہیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ سب باتیں کہی جاتی ہیں خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہیں لہذا فقیر نے صرف اسی قسمِ احادیث پر اقتصار کیا اور بفضلہ تعالیٰ اپنا نیزہ خار گداز و آہن گداز ان گستاخانِ چشم بند و دین باز کے دل و جگر کے پار کر دیا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

○ امام ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و خصائص و کمالات ایک لخت اُٹا دیے۔

○ امام ابوہریرہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نبی سے کچھ امتیاز نہیں اور امتیاز میں

بھی غلط جہاں سے ممتاز ہیں نہ عالموں سے۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں علامہ شہاب خاں پر کہ نسیم الریاض شرح شفاۃ امام قاضی عیاض میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر کی شرح میں ہے

نَبِيُّنَا الْأَمْرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ أَبَرَّ فِي قَوْلٍ لَامِنُهُ وَلَا نَعَمَ

”ہمارے نبی صاحب امر وہی تو ان سے زیادہ ہاں اور نہ کے فرمانے میں کوئی سچا نہیں“

مَعْنَى نَبِيِّنَا الْأَمْرُ الْإِثْنَةُ لَا حَاجَ لَكُمْ سِوَا مَا حَصَلَ اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَاجِكُمْ غَيْرُ مَحْكُومٍ الْإِثْنَةُ

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحب امر وہی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضور حاکم ہیں حضور

کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں نہ وہ کسی کے محکوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ذَكَرَهُ فِي فَصْلِ جُودِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ بِتَذْوِيلِ جَبِيلٍ لِنَبِيِّهِ فِي بَابِ خُذْ كَامِلٌ يُؤْنِ إِحَادِيثَ تَحْرِيمِ مَرْئِيَةِ طَيْبَةِ بَحِي

اسی باب سے تھیں کہ امام ابوہامیہ کے اُس خاص حکم شرک کے سبب مجد اشمار میں رہیں اگر کوئی

چاہے انھیں اور اس بیان تذلیل کو ہلا کر احکام تشریعیہ کے بارے میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کے اقتدار و اختیار کا ظاہر کرنے والا ایک مستقل رسالہ بنائے اور بنام مُنْيَةِ اللَّيْبِ ۱۳۹۱ھ

أَنَّ الشَّرِيعَ بِمَدِّ الْحَبِيبِ (معتقد کی آزدگی تشریع محبوب کے ہاتھ میں ہے) موسوم ٹھہرائے

وَأَخْرَجَ عُونَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ آمِينَ

حرف چند

ہم اہل سنت کیلئے یہ بات بڑی شرم کی ہے کہ سیدنا سرکارِ اعظم حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا قادری برکاتی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے اپنی ۸۸ سالہ عمر شریف میں جو سوانحِ عالمِ دین مجبوظاتِ اہلِ ان کے وصال کو مددِ کارِ مرگند چکا ہے اور ہم ان کی خدمات کو دنیا کے سامنے پیش بھی نہ کر سکے۔ ہاں ہمارے اکابر حضور مفتی اعظم حضرت علامہ الشریعہ اور مولانا حسین رضا خاں ابن استاذِ دین مولانا حسن رضا خاں، منشی محلِ عقدِ مدنی، قاضی عبدالوہید فردوسی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ نے اعظم حضرت کی سختی تصانیف شائع کی ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گی کیوں کہ ان سے پہلے کسی نے اعظم حضرت پر کوئی کام ہی نہیں کیا ہے۔ پھر کافی زمانہ تک غموشی چھائی رہی اور تصانیفِ اعظم حضرت کو شائع کرنے میں ہم اہل سنت کُست رہے اور ہماری توجہ مجلسوں، کانفرنسوں کی طرف مبذول ہو گئی۔ ابھی چند سالوں سے الحمد للہ بھر بیداری پیدا ہوئی ہے اور تصانیفِ اعظم حضرت کو شائع کرنے کا سلسلہ پھر زور و شور سے شروع ہو گیا ہے ہم سنیانِ اسلامیہ پاکستان کے بعض ادارے جیسے "المجمع الاسلامی بئدر کچہرہ"، "ہامو فکس ریڈ لاہور"، "ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی" اور "رضا ایکڈمی مانچسٹر" قابلِ ذکر ہیں۔

رضا ایکڈمی پر سیدنا سرکارِ حضور مفتی اعظم کا کم خاص ہے کہ اس نے اب تک ۱۶۶ آرکائی میں شائع کر چکی ہے اور اب ۱۰۰ آرکائی میں وہ بھی صرف اعظم حضرت کی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکی ہے۔ انہیں کتابوں میں سے ایک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ۱۰۰ آرکائیوں کا مجموعہ بھی جو اس سلسلہ تھا لیکن فیوذاً اعظم حضرت حضرت مولانا محمد توصیف رضا خاں صاحب، مولانا محمد شرف قادری صاحب لاہور، مولانا محمد شہاب الدین رضوی صاحب، مولانا عبدالستار بھٹانی صاحب، جناب محمد علی رضوی صاحب وغیرہ نے ہمارا تعاون کیا۔ ان کتابوں کا جلد ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶،

بیشمار اسلامی مسائل و مباحث پر مشکل ایک نادر و قیمتی مجموعہ
فقہ حنفی کا عظیم شاہکار

فتاویٰ رضویہ مترجم

فقیر اسلام امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا قادری برکاتی
برطانیہ کی درس منو۔ وصال ۱۳۳۰ھ / ۱۹۲۱ء

خصوصیات فتاویٰ رضویہ مترجم

- عربی و فارسی عبارتوں کے اردو ترجمے
- حوالوں کی تلخیص و ترجیح اور حسب ضرورت تلخیص
- معیاری کتابت — عمدہ کاغذ — آفیت طباعت — عمدہ جلد

رضا فاؤنڈیشن لاہور کا تاریخی کارنامہ

مندرجہ بالا خصوصیات کے ساتھ فتاویٰ رضویہ اول، دوم، سوم کو آٹھ جلدوں میں
مرتب کیا گیا ہے۔ یہ آٹھوں جلدیں شاندار طباعت، عمدہ جلد اور نفیس کاغذ کے ساتھ
ہندوستان میں پہلی بار منظر عام آچکی ہیں۔ قیمت جلد آٹھ جلدیں / ۱۰۰۰

قاجران کتب کے لئے خصوصی رعایت

ناشر

رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکرا سٹریٹ بمبئی ۲

تقسیم کار

فاروقیہ بک ڈپو۔ ۴۴۲ مٹیا محل جامع مسجد، دہلی ۷